رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۱

فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

اَلْحَافِظْ

شیعہ مدرسۃ الحفاظ لاہور کا ماہوار علمی رسالہ

زیر حمایت سرکار حجۃ الاسلام علامۂ ہند آیۃ اللہ مجتہد پنجاب مدظلہم العالی

مُدیر

ایم۔ ایم عبداللّٰہ

باہتمام میاں فیروز الدین صاحب منیجر لاہور پرنٹنگ پریس لاہور چھپا
اور دفتر الحافظ کوچہ قاضی خانہ موچی دروازہ لاہور سے شائع ہوا

مذہب حقہ شیعہ کیلئے چند قابل قدر اور مفید کتابیں

حقیقت مذہب حنفیہ بجواب حقیقت مذہب شیعہ

مؤلفہ حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر جھنگ سیالوی (سابق حنفی سُنی) حال ہی میں مُلّا نظام الدین ملتانی ثم وزیر آبادی نے ایک رسالہ حقیقت مذہب شیعہ شائع کیا اس میں سراسر جھوٹ کذب۔ بہتان۔ افتراء کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ چونکہ اس رسالہ سے مسلمانوں میں مذہب شیعہ کی نسبت نفرت و حقارت پیدا ہونیکا اندیشہ تھا۔ اس لئے جناب صابر صاحب نے اس کا دندان شکن جواب لکھا اور مخالف کے رگ و ریشہ کو کاٹ دیا کہ قیامت تک سر اُٹھانیکی مُلّاں صاحب کو طاقت نہ ہوگی اسمیں مذہب حنفی سُنی اہلحدیث کی حقیقت اور اصلی فوٹو دکھایا گیا ہے۔ اور فقہ حنفیہ کے مسائل کے اسرار کو طشت ازبام کیا گیا ہے اور حقانیت مذہب شیعہ کو قرآن شریف و دیگر کتب معتبرہ اہلسنت سے روز روشن کیطرح روشن کیا گیا ہے مذہب شیعہ اور مذہب حنفی کا اسطرح مقابلہ کیا گیا ہے کہ ہر ایک محقق و مبصر اور منصف مزاج مُسلمان عش عش کر اُٹھیگا۔ اور حنفی شخصی تقلیدی زنجیروں کو توڑ کر فوراً کشتئ نوح آل سیدنا محمد صلعم پر سوار ہو جائیگا اور متمسک الثقلین ہو کر صراط مُستقیم حاصل کرے گا۔ کتاب قابل دید ہے۔ **قیمت ۸ر**

انوار القرآن (مؤلفہ حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر)

اس رسالہ میں روئیداد مباحثہ جھنگ شیعوں کا ایمان فضائل قرآن عقائد علمائے کرام شیعہ فیصلہ قرآنی۔ جواب اعتراضات انجمن صیقلی مذہب سنی اور شان قرآن اعتراضات ملا ملتانی مصحف علیؑ کے جوابات کتاب سنت و اقوال آئمہ معصومینؑ سے دیا گیا ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ قرآن شریف مذہب شیعہ میں منزل من اللہ غیر محرف اور قابل سند اور واجب العمل ہے۔ اور سُنیوں کے ایمان بالقرآن پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ اُن کا ایمان موجودہ قرآن پر نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ یہ رسالہ مومنین کے لئے ضیاء چشم حرز جان اور مخالفین کے لئے رہبر کامل قیمت فی جلد ۱۰ر

فلسفۃ الاسلام

مصنفہ اعلیٰ حضرت رئیس الشیعہ مدار الاعلیٰ حجۃ الاسلام نائب امام صدر المفسرین جناب علامہ السید علی الحائری صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی) جس میں نبوت و رسالت اور اسلام کے جملہ مسائل متعلقہ کا مکمل فلسفہ اور اس کے ہر ہر مسئلہ کی گوناگون خوبیوں کو ایسا مدلل بیان کیا ہے کہ ہر سلیم العقل ایکمرتبہ ملاحظہ کرنے کے بعد اسلام تسلیم کئے بغیر چین نہیں لے سکتا۔ جو ہماری ناچیز کوششوں سے حسن اہتمام تک پہنچا ہے محققین اور علمدوست طبقہ سے امید کامل ہے کہ اس جوہر بے بہا کی خریداری میں تاخیر نہ فرماوینگے تقطیع ۲۲×۱۸/۸ کے ۸۰ اصفحات سفید اعلیٰ کاغذ پر یہ کتاب طبع ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی بھی نہایت عمدہ ہے۔ باوجود ان تمام محاسن اور خوبیوں کے قیمت بہت کم کیگئی ہے۔ تاکہ ہر فرد و بشر اس کو خرید سکے اور فائدہ اُٹھا سکے **قیمت ۱۲ر**

نماز اثنا عشری باترجمہ مع اصول دین

اس میں واجب نمازوں کے مفصل احکام۔ اصول دین فروع دین۔ نجاسات غسل۔ طہارت وغیرہ وغیرہ درج کئے گئے ہیں۔ اور اوقات نماز و نقشہ شکیات نماز بھی شامل ہیں۔ لہٰذا شیعہ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے بالکل آسان اردو میں تیار کی گئی ہے کاغذ چھپائی اور لکھائی نہایت اعلیٰ ہے۔ ٹائیٹل رنگین حجم ۸۰ صفحہ قیمت صرف ۳ر

قیمت سالانہ
دو روپیہ آٹھ آنے

الحافظ

قیمت فی پرچہ
چار آنے

جلد دوم | بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۲۶ء مطابق ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ھ | نمبر ۳

باب الفتاویٰ

سوال ۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ خمس حق سادات ہے۔ لیکن زمانہ حاضرہ میں ایسے لوگ بکثرت ہیں۔ جن کی سیادت کے متعلق ہمکو قطعی علم حاصل نہیں ہے کہ وہ سید ہیں یا نہیں۔ ایسی صورت میں ارشاد فرمائیں کہ ان کو خمس دینا جائز ہے یا نہیں اور خمس دہندہ کو برائت ذمہ حاصل ہوگی یا نہیں۔ براہ کرم ثبوت سیادت کا شرعی معیار بھی ارشاد فرمائیں۔

الجواب ۔ کسی شخص مدعی سیادت ہونے سے اگرچہ وہ شرعاً سید قرار نہیں پاتا مگر خواہ مخواہ اس کے تکذیب کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

ہاں جب کسی سید کو خمس دینا منظور ہو۔ اس وقت ضروری ہے کہ اس کی سیادت پر قطعی علم حاصل ہو ورنہ خمس دینے والے کے لئے برائت ذمہ حاصل نہ ہوگی۔

رہا ثبوت سیادت کا معیار وہ دو قسم سے ہوسکتا ہے۔ ایک تو شہرت بلد ہی من دونوں قدح و نکیر ہے یعنی وہ سید جہاں رہتا ہو وہاں وہ سید مشہور ہو۔ اسکی سیادت میں وہاں کوئی قدح اور انکار نہ کرتا ہو۔ دوسرا معیار یہ ہے۔ کہ اگر دو عادل شہادت دیں کسی کی سیادت کے متعلق تو ایسا شخص بھی شرعاً سید قرار پائیگا اس کو خمس دینے میں برائت ذمہ حاصل ہو جائیگی۔ **علامہ مجلسی** علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ سید وہی شخص ہے جس کا انتساب پدری پیغمبر اسلام علیہ و آلہ السلام اور جناب امیر علیہ السلام تک بغیر معارضہ اور منافات کے پہنچے شرح ارشاد میں اردبیلی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے۔ ویثبت النسب بالشیاع مع عدم المنازع یعنی نسب سیادت شیاع سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ جب کہ اس میں نزاع اور اختلاف نہ ہو۔ وہو العالم

سوال ۔ جو عورت زناء سے بچہ جنی اسکا دودھ کسی حلال زادہ مومن کے طفل صغیر کو پلانا از روئے شرع جائز ہے یا ناجائز اور زناء کا دودھ پینے سے کیا رضاعت شرعی ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔

الجواب ۔ زناء کا دودھ حلال زادہ کو پلانا مکروہ ہے۔ اور رضاع شرعی بذناء کے دودھ پینے سے ثابت نہیں ہوتی۔ وہو العالم

سوال ۔ ایک مادہ گوسفند کو ذبح کرنیکے بعد معلوم ہوا کہ وہ حاملہ تھی ارشاد فرمائیں کہ اسکے بچہ کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب ۔ صورت مرقومہ میں مادہ گوسفند کا ذبح کیا جانا اس بچے کی حلت کے لئے کافی ہے جب کہ وہ بچہ اس کے شکم میں تام الخلقت تھا اس کو علیحدہ ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر جب کہ روح حیوانی اس بچے میں داخل ہو چکی ہو تو احوط یہ ہے کہ فوراً اس بچے کو بھی ذبح کر دیا جائے۔ وہو العالم۔

نمقہ خادم الشریعۃ المطہرۃ:۔ علی الحائری

شذرات

باسمہٖ سُبحانہٗ

شیعہ ینگمین سوسائٹی خواجگان نارووالی لاہور کا دینی انہماک

ایزد پاک کے فضل عمیم اور مومنین کرام کی دُعا سے شیعہ ینگمین سوسائٹی نشر و اشاعت مذہب حقہ میں روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور اپنے تبلیغی کام کو پورے طور سے انجام دے رہی ہے۔ اس کی قابلقدر دینی خدمات کا اعتراف بیرونجات کے مومنین کی طرف سے بھی ہو رہا ہے۔ جو سوسائٹی سے بہت کچھ امیدوار ہے۔

اُنیسویں کا واقعہ } خداوند کریم کا شکر ہے۔ کہ ماہ رمضان المبارک کی انیسویں ۱۹ شب (جو شب ضربت جناب مولا امیر المومنین علیہ السلام ہے) کے موعظہ کے لئے جناب فضیلت پناہ السید محمد مرتضیٰ صاحب ادیب پروفیسر عربی کرسچن کالج لاہور نے لصد عنایت و مہربانی سوسائٹی کی دعوت کو منظور فرما کر اپنے شیریں بیان سے سامعین کو مستفیض فرمایا اور ضربت کے واقعات کو اس طرز و خوبی سے بیان کیا کہ مومنین کو سماعت کی تاب نہ رہی۔ اگر اس میں مبالغہ نہ سمجھا جائے تو میں یہ کہوں گا کہ اس وقت مومنین کے آنسوؤں کی ندیاں بہ رہی تھیں۔

اکیسویں کا واقعہ } اکیسویں شب شہادت کو حضور حجۃ الاسلام علامہ حائری ادام اللہ ظلہ العالی بدوام الایام واللیالی نے فلسفہ صیام و حقیقت اسلام اور برکات رمضان کا ذکر فرماتے ہوئے آقائے انس و جان کی شہادت کو بیان فرمایا جس سے مومنین کو تاب ضبط نہ رہی اور قتل امیر المومنین کے جانگداز و روح فرسا کے زبردست نالہٗ و شیون نے عرش خدا کی نوری قندیل کو ہلا دیا۔ قریب اختتام وعظ سیاہ علم نکالا گیا۔ جس سے سینہ زنی اور نوحہ خوانی کی کوئی انتہا نہ رہی سامعین کا مجمع کثیر تھا۔

تیئیسویں کا واقعہ } تیئیسویں شب جامع مسجد شیعہ میں قبلہ و کعبہ کی معیت میں مومنین نے لیلۃ القدر کے اعمال بجا لائے۔ قبلہ و کعبہ نے اپنے موعظہ حسنہ میں اس شب کی بزرگی اور فضیلت کو بیان فرمایا تبرک تقسیم ہوا اور لاہور کے قرب و جوار کے مومنین جو خاصی تعداد میں صرف اسی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے سحری کی دعوت سے ان کی تواضع کی گئی۔

جمعۃ الوداع } نماز جمعۃ الوداع بھی جامع مسجد شیعہ میں ادا ہوئی۔ لیکن افسوس ہے کہ اتنی وسیع جگہ ناکافی ہونے کے باعث سینکڑوں حضرات کو بغیر نماز ادا کئے واپس لوٹنا پڑا۔ یہ وہی مسجد ہے جو ۱۲۔۱۴ سال قبل نماز عیدین کی ادائیگی کے لئے کافی سے زیادہ سمجھی جاتی تھی آج بفضل ایزدی سے نماز جمعہ کے لئے ناکافی ثابت ہو رہی ہے۔ جب سطحی نظر سے دیکھا گیا کہ نماز جمعۃ الوداع کے لئے جامع مسجد شیعہ اور نماز عیدین کے لئے کربلائے گامے شاہ کا وہ وسیع میدان بوجہ کثرت مومنین

کسی طرح پورا نہیں ہوسکتا تو پھر امسال بھی ضرورتاً نماز عید الفطر باغ بیرون موچی دروازہ لاہور ادا ہونی قرار پائی۔ شیعہ ینگمین سوسائٹی خواجگان نارووالی لاہور نے خاص اپنے فنڈ سے معقول رقم صرف کی اہم اپنے مہربان کرم فرما جناب شیخ محمد حسین صاحب زاد مجدہٗ جنرل فورمین گورنمنٹ پریس لاہور کے بہت ہی ممنون اور شکر گذار ہیں۔ آپ نے بغرض تحصیل ثواب ضروریات نماز عید کے لئے سوسائٹی کو مبلغ نو۹ روپیہ عطا فرمائے) اور درباری جھولداری وسائبانوں نفیس دریوں غالیچوں اور قالینوں سے اس کھلے و وسیع میدان کی زمین کو آراستہ بنایا۔ پانی وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ صبح آٹھ بجے سے نو بجے تک مومنین جمع ہو گئے۔ جن کی تعداد کم وبیش چھ ہزار کے قریب تھی۔

نماز عید الفطر کی ۹½ بجے نماز عید الفطر حضور قبلہ وکعبہ حکیم الامتہ دام ظلہٗ کی اقتداء میں نہایت شان وشوکت سے ادا کی گئی۔ بعد فراغت نماز قبلہ وکعبہ نے بعض مسائل ضروریہ متعلقہ کو ارشاد فرمایا اور موعظہ حسنہ پر اپنی عالمانہ بسیط تقریر کو ختم کیا جس سے تبلیغ رسالت کا اہم کام بھی ضمناً پورا ہو گیا۔ سُنی وہابی۔ مرزائی۔ چکڑالوی۔ سکھ۔ ہندو۔ عیسائی۔ موسائی۔ یہودی۔ نصرانی وغیرہ اقوام کے خیال میں شیعوں کی جماعت عیدین نہیں ہوا کرتی تھی۔ انہوں نے بچشم خود شیعوں کا عظیم الشان مجمع نماز عید کی صورت میں دیکھ لیا۔ خداوند عالم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہماری تبلیغی کوششیں نہایت مفید اور کار آمد ثابت ہو رہی ہیں اور معاندین ... جناب نواب فضل علی خان ... ہوا ... جس سے

انعقاد انجمن امامیہ منٹگمری

خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ مومنین منٹگمری مذہب حقہ اثنا عشریہ کی تبلیغ و اشاعت میں اپنی لبساط سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اور ان کی مساعی جمیلہ سے مجالس مواعظ حسنہ منعقد ہو کر گم گشتگان راہ ضلالت کے لئے چراغ ہدایت کا کام دے رہی ہیں۔

حال ہی میں مومنین منٹگمری بلدیہ و مضافات کی خواہش کے مطابق انجمن امامیہ منٹگمری از سر نو قائم ہوئی ہے۔ اور انہوں نے اپنے اجلاس عام میں عہدہ داران انجمن باتفاق رائے منتخب کئے ہیں۔ جن کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

پریذیڈنٹ .... آغا برکت علی خان بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل منٹگمری

سینیئر وائس پریذیڈنٹ .... سید علی افضل شاہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل منٹگمری

جونیئر وائس پریذیڈنٹ .... ڈاکٹر فضل الدین صاحب رئیس و عطیہ دار منٹگمری۔

ایضاً .... منشی محمد اعظم صاحب عطیہ دار منٹگمری۔

سیکرٹری .... سید دلاور حسین ہمدانی پنجاب پولیس۔

جائنٹ سیکر[illegible] .... محکمہ دیوانی۔

[illegible] کے فضل و کرم سے

[illegible] ملائے

انظرا ہو

فروع کی تعلیم دیا کریں جو مقامی بچے بوجہ دوسرے اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کے دن کو مدرسہ کے درس میں شریک نہیں ہو سکتے وہ شام کو حاضر ہوں اس طریق عمل سے بہت جلد کامیاب ہونے کی امید کی جاتی ہے۔

حافظ صاحب کا تقرر فی الحال قرآن مجید کا حافظ محمد اسماعیل صاحب کا تقرر عمل میں آیا ہے آپ نے حال ہی میں اصول سنیت سے متنفر ہو کر مذہب شیعہ کو اختیار کیا ہے۔ ماشاءاللہ قرآن کریم ازبر یاد ہے۔ بعض عقل کے اندھے آستینیں چڑھائے ہوئے عوام میں یہ مشہور کر رہے ہیں کہ مخالفین ثلاثہ (ابوبکر۔ عمر۔ عثمان) کو قرآن حفظ نہیں ہو سکتا اور یاد کیا ہوا بھول جاتا ہے۔ واہ کیا دعویٰ بے دلیل ہے۔ ہمارے نئے حافظ فضل خدا سے زندہ و موجود ہیں انہوں نے ثلاثہ کی کرامت کو باطل کر کے ثابت کر دیا کہ یہ سب پیسے بٹورنے کی باتیں ہیں۔ حافظ صاحب موصوف کو حفظ قرآن کی تعلیم کے لئے دس روپیہ ماہوار تنخواہ پر معلم رکھا گیا ہے۔ جناب مولوی سید علی احمد شاہ صاحب زید فضلہ جو پہلے سے مدرسہ میں معلم ہیں وہ اپنے عہدہ پر بحال ہیں۔ صرف ماہواری تنخواہ میں تخفیف کر دی گئی ہے۔ آپ کو ماہ اپریل کی تنخواہ تو پوری ملے گی آئندہ اس پر عمل درآمد ہوگا۔

عطیہ اکیصد روپیہ مؤرخہ ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء حسب وعدہ مندرجہ الحافظ بابت ماہ اپریل منجانب صدر الاعیان و بدر الارکان حضور ہز ہائینس جناب نواب فضل علی خان صاحب بہادر دام اللہ اقبالہ والیٔ ریاست بنگن پلی مبلغ یکصد روپیہ بنام حضور قبلہ و کعبہ علامہ حائری مدظلہ العالی بھیجا ہے [illegible] میدان میں کامزن ہونے کی جرات نہ کی۔ ہمارے برادران [illegible] العلماء و مروج الایمان ملک نہ انکسار وصول ہو

کی طرف سے اور مبلغ ایک روپیہ سردار محمد صاحب سکنہ پکی ٹھٹھی کی طرف سے وصول ہوا ہے۔ ہم ان حضرات کے بھی شکرگذار ہیں۔ رسیدیں بھیجدی گئی ہیں۔ ہم دوسرے حضرات کی خدمت میں بھی عطیہ وچندہ کی بصد ادب گذارش کرتے ہیں اور ہر فرد کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔

شیعہ ینگمین سوسائٹی وگروہ خوارج } جب سے لاہور میں شیعہ ینگ مین سوسائٹی خواجگان نارووالی قائم ہوئی ہے تب سے خوارج کی ایک جماعت جو درحقیقت وہابی گروہ ہے درپئے آزار ہے۔ پھر شیعہ مدرسۃ الحفاظ کے اجراء نے تو اس بیدین جماعت کو اور بھی مشتعل کردیا۔ چنانچہ گذشتہ ماہ میں اس جماعت نے قرآن کا تازہ معجزہ اور بطلان مذہب شیعہ کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا ہے۔ جس میں بہت سی بے سروپا باتوں کے علاوہ خوارج نے لکھا ہے کہ کوئی مادرزاد شیعہ حافظ قرآن نہیں ہوسکتا۔ ہمیں ان کا یہ اعتراض بھی سننا گوارا نہ ہوا۔

شیعہ حافظ قرآن اور جلسۂ عام } انہیں ایام میں بسلسلہ علالت بغرض تبدیلی آب وہوا کوہ شملہ جانے کے لئے اسوۃ الاماجد الکرام وصفوۃ الاطائب الفخام فخر الحفاظ جناب مولانا مولوی حافظ مہدی حسن صاحب زید فضلہ ساکن موضع کرانہ ضلع مظفرنگر (جن کے نام نامی سے شیعہ حفاظ کی فہرست میں جریدہ فریدہ الحافظ بابت ماہ اگست ۱۹۲۵ء مزین ہوچکا ہے) لاہور میں ایک دو روز کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے مولانا کی خدمت میں اس بے بنیاد اعتراض کی حقیقت عرض کرنیکے بعد مجمع عام میں قرآن کریم حفظ سنانے کی درخواست کی گئی۔ مولانا نے ہماری درخواست کو منظور فرمایا۔

کیفیت جلسہ حفظ ...

امتحا...

کر دیا جس کی نقل بلفظہ حسب ذیل ہے۔ وہو ہذا

باسمہ سبحانہٗ

مذہب حقہ شیعہ کی فتح و نصرت

اور

خوارج کی ذلت و شکست

صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کی اصولوں سے ۞ کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

شکر ہزار شکر کہ صدیوں کے فرسودہ اور بے بنیاد اعتراض کا خاتمہ ہوگیا۔ ۲۲ رماہ اپریل ۱۹۲۶ء بروز پنجشنبہ بوقت شب بموقع بازار متصل کوچہ شیعیان اندرون موچی دروازہ لاہور حسب قرارداد جلسہ حفظ قرآن منعقد ہوا ماشاء اللہ مجمع ہزارہا کی تعداد پر مشتمل تھا جس میں ان معترضین خوارج کے علاوہ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی مرزائی۔ وہابی اور ہمارے برادران اہلسنت والجماعت بھی کثرت سے موجود تھے۔ اور طبقہ حافظان قرآن واں کے اکثر علماء بھی تشریف لائے ہوئے تھے ہم نے اپنے مطبوعہ اشتہار کی شرائط کے مطابق خوارج کو چیلنج دیا کہ سب سے پہلے ہمارے حافظ صاحب کے شیعہ ہونے کا اطمینان کریں۔ اس کے بعد وہ جہاں سے چاہیں حافظ صاحب سے حفظ قرآن کا امتحان کرلیں۔ مگر باوجود بار بار آواز بلند پکارنے کے کسی نے میدان میں گامزن ہونیکی جرأت نہ کی۔ ہمارے برادران اہلسنت والجماعت نوجوان تھے کہ جب رامچندر جیسا آریہ اور عیسائی جو معاذ اللہ پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام کو برا کہتا یا سمجھتا ہے۔ قرآن کریم حفظ کرسکتا ہے تو شیعہ کیوں نہیں حفظ کرسکتا۔ انہوں نے اسی خیال سے اپنا نمایندہ پیش نہ کیا۔ پھر ہم نے دائرۃ الاصلاح (جو فی الحقیقت دائرۃ الفساد ہے جس نے اسلام کو ضرر پہنچانے اور شیعہ وسنی کے خوشگوار تعلقات کو بگاڑنے کا ہر سال سے ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔) کو مخاطب کرکے غیرت دلائی اور چیلنج دیا لیکن خارجیوں میں سے بھی کسی نے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کی (اس وقت ان کی بیکسی اور بے بسی پر ہنسی آتی تھی۔) جب متعدد مراتبہ چیلنج دینے کے بعد جواب خاموشی سے ملا تو عام پبلک نے فیصلہ کردیا کہ لیجئے صاحب! معترضین نے شیعوں کا حافظ ہونا تسلیم کرلیا۔ اس کے بعد عمدۃ العلماء فخر الحفاظ جناب مولانا مولوی حافظ سید مہدی حسن صاحب زید فضلہ نے قرآن مجید کو مختلف مقامات سے پڑھنا شروع کردیا متعدد رکوع اور کئی سورتیں پڑھکر سنا دیں جس سے عام پبلک نے مان لیا کہ شیعوں میں بفضلہ تعالیٰ حافظ موجود ہیں اور واقعی شیعوں میں حافظ نہ ہونیکا خیال سراسر غلط لغو اور بہتان عظیم ہے۔

سچ ہے کسی نے خوب کہا ہے ؎

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیاں ۞ تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

اب ہم خوارج کو تنبیہہ کرتے ہیں کہ خبردار آیندہ وہ حافظ قرآن کے نہ ہونے کا شیعوں پر اتہام نہ کریں

ورنہ وہ دن بھی دور نہیں جس دن کہ ہم شیعہ حفاظ کی گرم بازاری سے اُن کے ادعائے باطل کو ہباءً منثوراً کردیں گے۔ نوٹ:۔ جو اشتہار کہ خوارج کی طرف سے "قرآن کا تازہ معجزہ اور بطلان مذہب شیعہ" کے عنوان سے شایع ہوچکا ہے اور جن لغویات کو لکھا گیا ہے۔ اس کا جواب عنقریب شایع کیا جائیگا۔

الملتمس:۔ آنریری سیکرٹری شیعہ مدرسۃ الحفاظ لاہور

نوٹ:۔ مدرسۃ الحفاظ نے اپنے خرچ کثیر سے اشتہار چھپوا کر شایع کئے اور اس جلسہ حفظ قرآن کو اپنے مصارف سے ہر طرح کامیاب بنانے میں کوشش کرکے اس کو انجام دیا ہے۔ اور صرف اراکین مدرسہ کی ہمت اور اہتمام سے بفضلہٖ یہ جلسہ ایسا کامیاب ہوا کہ معترضین حفظ قرآن بغلیں جھانکنے لگے۔ مگر کسی کاذب نامہ نگار نے حسد۔ بد دیانتی اور بے انصافی سے مدرسۃ الحفاظ کے اس قابل قدر کارنامے کو ملیا میٹ کرنے کی غرض سے یہ شایع کردیا کہ "ایک عالیشان جلسہ اہل محلہ کے اہتمام سے منعقد ہوا" کیا صداقت اسی کا نام ہے۔ اور ایسا ہی حق پوش کاذب "نامہ نگار صادق" کہلانے کا حقدار ہے۔ جس شیعہ اخبار کے ایسے صادق نامہ نگار ہونگے بس اس کا خدا ہی حافظ ہے۔

خیال تھا کہ اس اشتہار کے شایع ہونے کے بعد مخالفین غلط بیانی کریں گے طبقہ جہلاء کو مغالطہ میں ڈالیں گے جو ہمارا خیال تھا درست ہوا۔ ۲۲ اپریل کے کامیاب جلسہ کے متعلق خوارج نے بھی غلط بیانی کرنے میں شرم نہیں کی۔ ایک بے سروپا مضمون اخبار سیاست میں درج کروادیا جس کا جواب ناظرین کے ملاحظہ کے لئے لکھا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

چیلنج منظور ہے

اخبار سیاست مجریہ ۱۶ شوال المکرم ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۲۶ء ہماری نظر سے گذرا جس میں کسی دستگیر نامی کا جاہلانہ کذب و افتراء سے مملو مضمون شیعہ اور سُنی کی باہم اوبری پر مشتمل تھا۔ اور اس میں دوبارہ جلسہ کرنے اور شیعہ حافظ پیش کرنے پر چیلنج دیا ہے۔ ہم تو خود ہی کسی موقعہ پر باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں شیعہ حفاظ کا ایک عظیم الشان جلسہ قائم کرنے والے تھے جیسا کہ ہم اپنے شایع کردہ اشتہار میں لکھ چکے ہیں۔ اگر غلام دستگیر میں ذرہ بھر بھی صداقت ہوتی تو وہ گذشتہ جلسہ میں حاضر ہوکر دیکھ لینے کے باوجود چھ مرتبہ ببانگ دہل چیلنج دینے کے شیعہ حافظ کے مقابلہ میں کوئی حافظ پیش ہونے کی جرأت نہ کرسکا۔ لیکن اب آپ کی طرف سے چیلنج ملنے پر ہم دوبارہ بالکل تیار ہیں۔ بشرطیکہ پہلے یہ بتائیں کہ آپ کون ہیں اور کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ کیا آپ کو پنجاب کے اہلسنت والجماعت کی طرف سے یا کم از کم انجمن حمایت اسلام و انجمن نعمانیہ کی طرف سے نمائندگی کا حق حاصل ہے۔ جس سے آپ کی شکست و فتح جملہ اہلسنت کی شکست و فتح منصور ہو۔ کیونکہ ہم تمام جماعت معترضین کیساتھ ہمیشہ کے لئے حفظ قرآن کے مسئلہ کا مکمل فیصلہ کرنا چاہتے ہیں رہی آپکی مندرجہ "سیاست" غلط بیانی سو اسکی کئی دفعہ تردید کی گئی ہے اور پھر آپ کی تسلی کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم حسب وعدہ اُن کے مذکورہ اشتہار اور اس غلط بیانی کا جواب عنقریب لکھنے والے ہیں (راقم بد حکیم شیخ بہادر حسین آنریری سیکرٹری مدرسۃ الحفاظ لاہور)

ازالۂ اشتباہ اکثر احباب سے یہ خبر سُنی گئی ہے کہ یہی نواح کی جماعت شیعیت کا فرضی جامہ پہنکر اعیان قوم و ہمدردان ملت کو شیعہ مدرستہ الحفاظ سے بدظن کرنے کی ناپاک و ناکامیاب کوشش کرکے خسر الدنیا والآخر کا مصداق ہورہی ہے۔ اور بدقسمتی سے بعض طلاب جیفۂ دنیا شیعوں میں بھی نوابی منازعات اور پارٹی فیلنگ کے سبب رخنہ اندازی و فتنہ پردازی اور زبان درازی سے مذہبی کاموں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور کسی ضمیر فروش اور حق پوش اخبار یا اشتہار کے ذریعہ غیر مہذب اور خلاف واقع باتوں کو تشہیر کرکے مومنین کو دہوکا میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ اسلئے جملہ مومنین کو اس گروہ اهل غرض الذين في قلوبهم مرض کے دہوکوں سے بچنا چاہیئے رہا انکے غیر مہذب رویہ اور تحریر اور تقریر میں سب و شتم اور سادات و علماء اعلام کو فحش گالیاں دینے اور توہین کرنے کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ اور نہ ہم ایسی ذاتیات میں پڑنا چاہتے ہیں۔ ہم ان کے جواب میں متنبی کا یہ شعر پیش کرتے ہیں ؎

وَاِذَا اَتَتْكَ مَذَمَّتِيْ مِنْ نَاقِصٍ ٭ فَهِيَ الشَّهَادَةُ لِيْ بِاَنِّيْ كَامِلٌ (مدیر)

حساب آمد و خرچ شیعہ مدرستہ الحفاظ لاہو بابت ماہ شوال المکرم ۱۳۴۴ھ

خرچ		آمد	
جلسہ حفاظ القرآن	للعہ ۴۸ / ۱۵	بقایا سالقہ ...	للعہ ۸۴ / ۱۳
اجرت مہر و پیڈ ...	عہ / ۶	چندہ ...	سہ ۱۳ / ۱۵
میڈل ..	سہ /	داخلہ ...	عہ / ۸
کارڈ ...	۸ /	عطیہ ...	عہ ۱۰ / ۴
میزان ...	سہ ۵۸ / ۱۱	باضافہ خرید تیل مٹی ...	عہ / ۱
		کل میزان ...	سہ ۱۰۰ / ۹

بقایا موجود لہ ۴۱ / ۱۴

لہ ماہ شعبان کے خرچ میں ایک ٹین تیل مٹی کی قیمت غلطی سے مبلغ پانچ روپیہ ساڑھے چار آنہ درج کی گئی ہے جو دراصل چار روپیہ ساڑھے تین آنہ ہے۔ اور اب رقم (ایک روپیہ ایک آنہ) آمد میں دکھائی گئی ہے۔

اقل العباد حکیم شیخ بہادر حسین آنریری جنرل سیکرٹری شیعہ مدرستہ الحفاظ لاہو

قبول حق جناب سلطان صاحب رجوعہ ضلع جھنگ سے تحریر فرماتے ہیں کہ امسال وہاں جناب مولوی قائم حسین صاحب زید فضلہ کی شمولیت میں جلسۂ نوروز بڑے عظیم الشان طریقہ سے منایا گیا مولانا موصوف نے مؤثر پیرایہ میں وعظ فرمایا اور نہایت فراخدلی سے چراغانہ کیا گیا۔ رجوعہ میں جلسۂ نوروز منانیکا یہ پہلا موقع تھا۔ جس میں بہت بڑی کامیابی ہوئی اور مندرجہ ذیل اصحاب نے مذہب شیعہ قبول کیا۔ (۱) یارو (۲) تجدی ولد زیادو (۳) خان ولد احمد (۴) نورا یہ سب حضرات رجوعہ ضلع جھنگ کے رہنے والے ہیں۔

خلافت الٰہیہ و امامت قرآنیہ

(از افادات عالیہ حضور حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار شریعتمدار علامہ حائری مجتہد پنجاب لاہور)

نمبر ۷ - گزشتہ سے پیوستہ

آخری نشان جو قرآن مجید نے محمدی خلیفوں کے لئے اسی آیت استخلاف میں پیش کیا ہے - اس میں بھی ایک غائر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے - اس نشان عظیم الشان کو قرآن کریم نے حسب ذیل لفظوں میں پیش کیا ہے یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً کہ وہ محمدی خلیفے جن کی خلافت کا وعدہ ہو چکا ہے - ہمیشہ خدا کی عبادت کریں گے اور کبھی خدا کیساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے -

اللہ اللہ کیسے فیصلہ کن الفاظ ہیں - جن سے سرتا پا توحید ٹپک رہی ہے - اور خلیفہ حق و باطل کے درمیان اس سے بہتر کوئی مابہا الامتیاز نہیں ہو سکتا - صرف انصاف اور تدبر کی ضرورت ہے ہمارے آئمہ معصومین علیہم السلام کی توحید اور عبادت ایسی نہیں جو محتاج ثبوت و بیان ہو - عیاں را چہ بیان - الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون چیخ پکار کر شہادت قرآنی موجود ہے سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود انہیں کی علامت ہے - فریقین کی کتابیں اور مسلمہ و متفقہ انہیں کی خدا پرستی اور عبادت پر گواہ ہیں - کون مسلمان ہے جو ان سادات العابدین اور افتخار الساجدین کی عبادت خضوع اور خشوع سے انکار کر سکے -

رہے ان کے مقابلے کے مدعیان خلافت سو ظاہری اسلام لانے کے بعد ان کے شرک خفی کے متعلق انہیں کے امام الائمہ ابن کثیر کی تفسیر جلد ۵ صفحہ ۲۲۹ ملاحظہ ہو قال رسول اللہ صلعم الشرک اخفی فیکم من دبیب النمل فقال ابوبکر یا رسول اللہ صلعم وھل الشرک الا ما عبد من دون اللہ او ما دعی مع اللہ الھا آخر فقال رسول اللہ صلعم الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل رواہ الحافظ ابو یعلی - واحمد والبغوی تفسیر درمنثور سیوطی جلد ۴ صفحہ ۵۴ سطر ۲۷ - کنز العمال جلد دوم صفحہ ۹۷ و ۹۸ حیوۃ الحیوان جلد دوم صفحہ ۳۲۰ کہ اے ابوبکر شرک تمہارے اندر چیونٹی کی رفتار سے بھی باریک چلتا ہے - پس ابوبکر نے کہا کیا یہ شرک نہیں ہے کہ خدا کے سواء کسی اور کو بھی معبود بنایا جائے - پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام نے فرمایا بے شک شرک تمہارے چیونٹی کی رفتار سے باریک چلتا ہے -

ایضاً عن معقل بن یسار قال انطلقت مع ابی بکر الصدیق الی رسول اللہ صلعم فقال یا ابا بکر الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل فقال ابوبکر وھل الشرک الا من جعل مع اللہ الھاً آخر فقال النبی صلعم والذی نفسی بیدہ الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل انتہیٰ بلفظہ تفسیر درمنثور امام سیوطی جلد مطبوعہ مصر صفحہ ۵۴ سطر ۱۳ - وازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ - مقصد اول صفحہ ۱۹۹ خلاصہ یہ معقل بن یسار کہتا ہے میں ابوبکر کے ہمراہ پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام کی خدمت میں گیا آپ نے فرمایا اے ابوبکر شرک تمہارے درمیان چیونٹی کی چال سے زیادہ باریک چلتا ہے - ابوبکر نے کہا کیا شرک

سے مراد یہ نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی دوسرا خدا اور معبود بنا لیا جائے۔ پیغمبر صلعم نے فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ شرک چیونٹی کی چال سے بھی باریک تمہارے اندر چلتا ہے۔ ترمذی مطبوعہ مجتبائی دہلی جلد ۲ صفحہ ۷۴ ابواب صفت القیامۃ میں حنظلہ بن اسیدی کاتب پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام سے روایت ہے۔ انہ مرّ بابی بکر وھو یبکی فقال مالک یا حنظلہ فقال نافق حنظلہ یا ابی بکر نکون عند رسول اللہ صلعم یذکرنا بالنار والجنۃ کانا رأی العین فاذا رجعنا عافسنا الازواج والضیعۃ ونسینا کثیراً قال فواللہ انا کذالک انطلق بنا الی رسول اللہ صلعم فانطلقا الحدیث وقال ھذا حدیث حسن صحیح بلفظہ یعنی حنظلہ روتا ہوا ابوبکر کے پاس آیا۔ حضرت ابوبکر نے رونے کی وجہ پوچھی۔ حنظلہ نے کہا میں منافق ہو گیا ہوں یعنی نفاق کے آثار اپنے اندر دیکھتا ہوں اس لئے روتا ہوں۔ اے ابوبکر رسول اللہ صلعم کے پاس تو ہمارا اور حال ہوتا ہے۔ پیچھے جب اپنے اشغال میں لگ جاتے ہیں تو بہت کچھ آنحضرت صلعم کے فرمودہ سے فراموش کر دیتے ہیں۔ اس وقت ابوبکر نے کہا خدا کی قسم **ایسے منافق تو ہم بھی ہیں**۔ مجھے بھی رسول اللہ صلعم کی خدمت میں لے چل۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ہم حیران تھے کہ۔ ہائیں؟ خلیفہ اور منافق یہ ضدین کیوں کر جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر خدا بھلا کرے حضرت ابوبکر نے جب ببانگ دہل یہ کہہ کر کہ میرے ساتھ شیطان ہے۔ قوم کو ہوشیار اور بیدار کر دیا۔ واعلموا ان لی شیطاناً یعتزینی فاذا رایتمونی غضبت فاجتنبونی بلفظہ تاریخ الخلفاء امام سیوطی مطبوعہ سرکاری لاہور صفحہ ۶۸ سطر ۵۔ ادھر بیچارے نے خلیفہ ہونے سے بھی خود ہی انکار کر کے اپنے خالفہ ہونے کا اقرار کیا۔ مجمع بحار الانوار امام گجراتی جلد اوّل صفحہ ۳۰۳ مطبوعہ نولکشور۔ ونہایہ امام ابن اثیر جرزی مطبوعہ مصر صفحہ ۳۵ تب ہمارا تعجب اور تحیر دور اور زائل ہوا کہ وہ بیچارا تو خلیفہ ہونے سے خود ہی انکاری ہے مگر مصداق "پیران نمے پرند و مریدان مے پرانند"۔ یہ نادان مرید ہیں جو خواہ مخواہ خلاف واقعہ خالفہ صاحب کو خلیفہ صاحب زبردستی بنانے کی ناکامیاب کوشش کر رہے ہیں۔

یہ تو ہوئے بڑے میاں؟ ذرا اب چھوٹے میاں کی بھی سُن لیں۔ ماشاء اللہ آپ بھی حذیفہ یمانی سے اپنے **نفاق** کے متعلق سوالی رنگ میں اطمینان کر رہے ہیں وکان یسائل حذیفۃ ویقول لہ انت صاحب سر رسول اللہ صلعم فی المنافقین فھل تری علیّ شیئاً من آثار النفاق انتہیٰ بلفظہ احیاء العلوم حجۃ الاسلام غزالی مطبوعہ نولکشور جلد ۳ صفحہ ۳۰ سطر ۲۴۔ یعنی حضرت عمر حذیفہ یمانی سے دریافت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے حذیفہ تم صاحب سر پیغمبر صلعم ہو۔ منافقوں کے بارے میں کیا مجھ میں نفاق کے آثار و علامات دیکھتے ہو۔ (ہوئی نہ وہی مثال کہ چور کی ڈاڑھی میں تنکا) بھائی اگر یہ سچ ہوتا کہ وہ عشرہ مبشرہ میں ہیں تو ایسا وہم و گمان بھی حضرت عمر کو نہ ہونا چاہیئے تھا کہ وہ منافق ہو۔ آخر کچھ تو دال میں کالا ہے جس کو وہ اپنے نفس میں آثار نفاق سمجھ کر حذیفہ حامل اسرار نبوی صلعم سے اپنا نفاق دریافت کر رہے ہیں۔

مقابلہ میں مرتضیٰ علی کو بھی دیکھ لو ان کا دعویٰ یہ ہے کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً کہ اگر تمام پردے میرے سامنے سے اٹھا دیئے جائیں تو خدا و رسول و دین حق کی صداقت پر میرا یقین پہلے ہی سے اس قدر کامل ہے کہ اس میں زیادتی کی گنجائش ہی نہیں۔ یہ ہے وہ بزرگ ہستی جو اول عمر سے آخر عمر تک شرک و کفر۔ و نفاق۔ و فسق۔ و فجور۔ و شک و ریب سے باتفاق فریقین مبرا و منزہ ہے۔

فرمایئے اب بشہادت رسول الثقلین جن لوگوں کے شرک کی یہ کیفیت ہو کہ باوجود دعویٰ اسلام کرنے کے شرک دبیب النمل کی طرح ان میں برابر چل رہا ہو اور وہ خود اپنی منافقت اور اپنے ہمراہ شیطان کے ہونیکا قائل اور معترف ہو وہ کسی طرح بھی آیت استخلاف مع الشرائط والاوصاف کا مصداق اور مفہوم قرار پا سکتے ہیں۔ پارٹنر ہونے کی حیثیت سے نہیں۔ منصف ہونے کی حیثیت میں آپ خود ہی اس میں فیصلہ دیں۔ نہیں تو پھر جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اس معرکۃ الاراء معاملہ میں تمہاری روایات معتبرہ کی بناء پر جو فیصلہ دیا ہے منظور کیجئے۔

جناب امیر علیہ السلام کا ناطق فیصلہ دیکھو تاریخ روضۃ الاحباب مطبوعہ مطبع منشی تیغ محمد بہادر۔ جلد دوم صفحہ ۳۱۲ سطر ۱۴ میں مرقوم ہے "و جمع از اہل تواریخ آوردہ اند کہ چوں از مہم بیعت فراغ حاصل شد۔ ابوبکر صدیق از وجوہ مہاجر و اعیان انصار مجمع ساختہ فرستاد و علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ را بآن مجلس طلبید وے اجابت فرمودہ در آن مجمع حاضر شد و در محلے لائق بنشست و از موجب طلب خویش پرسید عمر فاروق گفت موجب آنست کہ میخواہیم کہ چنانچہ سایر اصحاب با ابوبکر بیعت کردہ اند تو ہم بیعت کنی۔ علی گفت من ہماں سخن کہ شما بر انصار حجت ساختہ اید این منصب را گرفتید بر شما حجت میگردانم۔ راست گوئید کہ بحضرت رسالت صلعم کہ اقرب کیست۔ عمر گفت ترا نگذاریم تا بیعت نہ کنی۔ علی فرمود ما ول این سخن۔ مرا جواب باصواب بگوئید۔ بعد ازاں از من بیعت جوئید ابو عبیدہ گفت اے ابو الحسن تو بواسطہ سبقت در اسلام و فضل و قرابت قریبہ با سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام سزوار حکومت و خلافتی ولیکن چوں صحابہ بر ابوبکر اجماع و اتفاق نمودہ اند مناسب این است کہ تو نیز قدم در دائرہ وفاق در آری۔ علی گفت اے ابو عبیدہ تو امین این امتی بقول رسول مختار و بمقتضائے امانت و راستی در گفتار و کردار مو ہنی کہ حق تعالیٰ بخاندان نبوت کرامت فرمودہ در بیند آن میباشید کہ بجائے دیگر نقل کنید۔ مہبط قرآن و وحی و مورد امر و نہی و منبع فضل و علم و معدن عقل و حلم مائیم و بواسطہ این امور خلافت را شائستہ و امارت را بسزا ئیم" انتہیٰ بلفظہ۔

جناب امیر علیہ السلام کے اس بے تکلف فیصلہ سے ثابت اور عیاں ہے کہ آنجناب علیہ السلام نے ان اجماعی خلافتوں کو یقیناً آیت استخلاف کا مصداق نہیں مانا ورنہ وہ بے تکلف اس طرح ان کی حقیت اور صداقت سے انکار اور خلافت الرسول کے لئے اپنی حقیت اور صداقت کو پیش نہ کرتے۔ پس مریدان شیوخ کا یہ خیال کہ علی مرتضیٰ علیہ السلام کو خلافت شیوخ پر اعتراض نہ تھا سراسر غلط ہے۔ کیونکہ اگر ان کی خلافت آیت استخلاف کی شرائط کے مطابق ہوتی۔ تو لازماً علی کسی طرح ان کی مخالفت کر کے خلافت کے استحقاق کے لئے خود کو پیش ہی نہ کرتے مگر چونکہ مذکورہ فیصلہ میں باعتراف اہلسنت علی علیہ السلام نے اپنا استحقاق خلافت کے لئے پیش کیا ہے۔ یہ دلیل ہے کہ آپ نے ان کو خلافت کا اہل اور حقدار تسلیم نہیں کیا۔

علیؑ کا سیرت شیخین سے انکار

یہی وجہ ہے کہ علی علیہ السلام نے جب شیوخ کی خلافت کو حق نہیں سمجھا تو سیرت الشیخین پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ دیکھو مسند امام احمد حنبل مطبوعہ بمبئی۔ جلد اول صک ۹ سطر ۱۴۔ تاریخ الخلفاء مطبوعہ سرکاری لاہور صسّہ ۵۳ سطر ۸۔ صواعق محرقہ امام ابن حجر مکی مطبوعہ مصر صسّہ ۹۳ سطر ۲۴ میں اس طرح مرقوم ہے۔ عن ابی وائل قال قلت لعبد الرحمٰن بن عوف کیف بایعتم عثمان وترکتم علیاً قال ماذنبی قد بدأت لعلی فقلت ابایعك علی کتاب اللّٰہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکر وعمر فقال فیما استطعت ثم عرضت ذالك علی عثمان فقال نعم انتہیٰ بلفظہ۔ اور ملا علی قاری حنفی شرح فقہ اکبر مطبوعہ قیومی پریس کانپور کے صفحہ ۸۰ پر فرماتے ہیں۔ فقال علی احکم بکتاب اللّٰہ وسنۃ رسولہ واجتہد برائی ثم قال لعثمان مثل ذالك فاجابہ بلفظہ۔ خلاصہ مقصود یہ ہے کہ ابو وائل نے عبد الرحمٰن بن عوف سے کہا کہ تم لوگوں نے کیوں کر عثمان کی بیعت کر لی اور علی کو چھوڑ دیا۔ انہوں نے کہا اس میں میرا قصور نہیں ہم نے پہلے علی سے کہا تھا کہ ہم کتاب خدا (قرآن) سنت پیغمبرؐ اور سیرت شیخین پر تمہاری بیعت کر سکتے ہیں۔ مگر علی علیہ السلام نے سیرت شیخین سے گریز کر کے کتاب اللہ۔ سنت الرسول اور اپنے اجتہاد پر عمل کرنے کا انکار کیا۔ اس کے بعد عثمان سے بھی اسی طرح کہا اس نے سیرت شیخین پر چلنا قبول کر لیا۔

اس سے نتیجہ ظاہر ہے کہ اہل سنت ہی کی روایات معتمدہ اور کتب معتبرہ سے یہ ثابت ہے کہ علی علیہ السلام نے سیرت الشیخین پر عمل کرنے سے قطعاً انکار کر دیا ہے۔ تو یہ دلیل ہے کہ ان کی سیرت ضرور قرآن اور سنت کے مخالف تھی۔ اس انکار کے ذریعہ بھی علی علیہ السلام نے ان شیوخ کا خلافت کے لئے اہل اور حقدار نہ ہونا قوم پر ظاہر کر دیا ہے۔ پس ہر عقلمند جناب علی السلام کے اس رویہ سے صاف سمجھ سکتا ہے کہ جو بزرگ (علیؑ) ان کی سیرت کو ناجائز سمجھ کر قابل عملدرآمد نہیں مانتا وہ ایسی سیرت کے ہوتے کیونکر ان کی بیعت کر لیتا۔ کیوں کہ سیرت شیخین سے انکار۔ درحقیقت خود حضرات شیخین سے انکار ہے۔ اس سے جناب امیر علی علیہ السلام کے تدین اور عصمت کا پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ بزرگوار کس قدر متدین اور معصوم نفس تھے کہ انہوں نے تخت و تاج اور حکومت جیسی عظیم الشان منصب سے دست بردار ہونا منظور کر لیا۔ مگر سیرت شیخین کا لفظی اقرار تک نہ کیا۔ ایک مبصر کے لئے کسی کے عصمت و کمال تدین کے ثبوت کی اس سے زیادہ اور کوئی حجت و دلیل نہیں ہو سکتی ورنہ دنیا میں کون شخص ہے جس کو محض ایک لفظی اقرار پر سلطنت ملتی ہو اور وہ اس سے انکار کر دے جیسا کہ علی کے انکار کے بعد حضرت عثمان نے اس لفظی اقرار پر تخت و تاج و سلطنت کو حاصل کر ہی لیا اور زندگی اطمینان و عیش سے گذار دی انہوں نے حصول سلطنت کے لئے اس شرعی نزاکت کی مطلق پروا نہ کی۔ سیرت شیخین قرآن اور سنت کے مطابق ہے یا مخالف اگر مطابق ہے تو علیحدہ اس کے اقرار کی ضرورت کیا اور اگر قرآن و سنت کے مخالف ہے تو ایسی سیرت پر عمل کرنا جائز کیونکر ہوا مگر جسکو سلطنت پر قبضہ جمانے کا خیال دامنگیر ہو اسکو جائز اور ناجائز ذرائع اور وسائل کا کب خیال باقی رہ سکتا ہے ✤

(باقی دارد)

مدد کیجئے

شیعوں کا پہلا تاریخی کام جو کہ تبلیغ اسلام یورپ میں صرف ہندوستانی شیعوں کا پہلا کام نہیں بلکہ تمام دُنیا کے شیعوں کا پہلا اور تاریخی کام ہے آپ نے اس وقت تک چندے دیئے ہیں۔ لیکن اس کام میں بہت زیادہ دل کھول کر چندہ دینا لازم وضروری ہے۔

لندن میں لندن میں تبلیغ اسلام کیواسطے ہمکو حسب ذیل امور کی ضرورت ہے۔

ایک ہفتہ وار انگریزی میں رسالہ لندن میں تبلیغ اسلام کے واسطے ایک ہفتہ وار رسالہ کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی زبان میں ہو جس میں نومسلم انگریز اپنے مضامین کے ذریعہ سے دیگر ہم وطن انگریزوں کو بھی اسلام کی ترغیب دے سکیں۔ **(مکان)** دوسری ضروری بات یہ ہے کہ لندن میں ایک ایسے مخصوص مکان کی ضرورت ہے جس میں طہارت کا کافی انتظام ہوتا کہ نومسلم انگریزوں کو طریق طہارت و نماز و قرآن مجید کی تعلیم دیجا سکے۔ **(کتبخانہ)** اور اس مکان میں ایک ایسا مختصر کتبخانہ بھی ہو جس میں اسلامی تواریخ کی صحیح واقعات سے بھی اطلاع حاصل کرنے کی آسانی ہو۔

توسیع اور چونکہ اب ہمارا قصد ہوتا ہے کہ تبلیغ کا کام صرف یورپ میں محدود نہ رکھا جائے بلکہ افریقہ امریکہ اور ایشیا کے اکثر ممالک میں بھی اس کو توسیع دی جائے اسواسطے ہمکو معتدبہ رقم کی ضرورت ہے۔ آپ سے ہم کو امید ہے۔ اس واسطے ہم عرض کرتے ہیں کہ آپ بھی اس نیک کام میں خدا اور رسول و اولیا حق کے نام پر ہم قومی سائلوں کو بھی کچھ دیجئے جو کچھ آپ ہمکو دیں گے اگرچہ وہ ایک پیسہ بھی ہوگا وہ دلی شکریہ کیساتھ لیکر آپ کو باقاعدہ رسید دیں گے۔ اور اس کو تبلیغی امور میں صرف کریں گے جناب آپ سینکڑوں روپیہ دیگر مصارف میں صرف کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک ضروری مصرف ہے۔ ہمکو آپ اپنے در سے محروم نہ بھیجئیگا۔

المشتہر

باقر علی نجفی۔ مبلغ اسلام دفتر شیعہ کانفرنس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

آریوں اور وہابیوں کی ہرزہ سرائی

(از قلم مرزا مصطفےٰ علی صاحب ہمدانی لاہور دام مجدہٗ)

اخبار پرتاب مورخہ ۲۱ اپریل صفحہ ۴ پر بعنوان گپ شپ ایک مضمون مسٹر گپتی کے قلم سے شائع ہوا اگرچہ معقول پسند حضرات اس مضمون کی بے وقعتی عنوان ہی سے جان جائیں گے کہ جب مضمون نگار ہی گپ شپ ٹھہرے تو سوائے احمق کے کون اس کی سچائی پر اعتماد کریگا۔ مگر چونکہ اس میں عقائد اسلامیہ پر تمسخر اُڑایا گیا ہے اس لئے اس پر سرسری طور پر نظر ڈالنی پڑی۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر گپتی نے یا تو تجاہل عارفانہ سے کام لیا ہے۔ یا آپ کے معلومات ہی ایسے وسیع ہیں کہ آپ ایک مشہور بات کو کبھی نہیں جانتے کہ مسلمان

قابلیت رکھتا ہو۔ نا اہلوں کے لئے نہ تو دست بدعا ہوئے نہ زبان مبارک کھلی۔ خدا نے اہل
انہیں خلافت عطا بھی کی۔

دیکھو خلافت آدمؑ کو خدا سے (قرآن مجید) شیثؑ بیبۃ اللہ کو آدمؑ سے (روضۃ الصفا جلد اول
مطبوعہ نولکشور۔ تاریخ کامل ابن اثیر ص۱ جلد اول) حضرت ساتمؑ کو نوحؑ سے (بوقت وفات)
الصفا رسالہ کامل) حضرت اسحاقؑ کو ابراہیمؑ خلیل اللہ سے (روضۃ الصفا ص۴۲) یوسفؑ کو
یعقوبؑ سے (روضۃ الصفا ص۶۸) جو لعؑ کو حضرت ایوبؑ سے (بوقت وفات) رسالہ کامل
روضۃ الصفا) ہارونؑ کو کلیم اللہ سے (روضۃ الصفا ص۸۷)۔

رسولؐ یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ خلافت علیؑ بین بین نص سے
ان کو داؤدؑ سے وورثہ سلیمان داؤد (قرآن مجید) شمعونؑ کو حضرت عیسیٰؑ روح اللہ سے
روضۃ الصفا ص۱۳۲) خلافت ملی۔ ان انبیاء نے اہل پاکر دعا کی خدا نے منظور کرلی اور اعلان خلافت
یا۔ مجھے کوئی بتلا دے کہ ان اوصیاء کا تعین کبھی اجماع سے بھی ہوا ہے پھر کیونکر امام ساز ول
زید و عمرو بکر کو خلیفہ بنایا۔ غرض یہ سنت الٰہیہ و نبویہ ہے اس میں تغیر و تبدل نہیں خدا و رسولؐ
برگشتہ ہونے والے اس میں دخل دے سکتے ہیں اہل حق سے یہ کام ناممکن یہ امر بعید
ہے۔

پس خاتم النبیینؐ کا خلیفہ و جانشین وہی ہو سکتا ہے جو جملہ کمالات نبویہ کا مظہر۔ تمام صفات حسنہ
و نہ کل اوصاف کا آئینہ ہو۔ جس کی ذات والا صفات میں پیغمبری کا عکس نظر آتا ہو جس کے چہرہ
جمال محمدیؐ عیاں ہو۔ جس میں صبر و سکون۔ علم و حلم۔ صداقت و حقانیت۔ زہد و تقویٰ۔ معرفت
و اطاعت۔ شجاعت و سخاوت۔ شرافت و عزت۔ شہادت و استقامت۔ قناعت و حمیت
و حیا۔ رفق و مدارا۔ تلطف و عنایت۔ صلہ رحم۔ حسن مکافات۔ حسن معاشرت۔ توکل و اطمینان
ت و طہارت و عدالت۔ حکمت و عظمت۔ تواضع و انکسار۔ مروت و ہمدردی۔ استقلال
مثل رسولؐ کے ہو۔

صاحب آیات و بینات کا وصی صاحب اعجاز و کرامات۔ حامل علم عرش و تقدیر کا وارث
علم تدبیر۔ صاحب خلق عظیم کا خلیق۔ شجاع کا شیر بیشہ ہیجا۔ سامی الحسب و عالی النسب
قبائل عرب و عجم۔ سید المرسلینؐ کا سید الوصیین۔ خاتم الانبیاء کا افضل الاوصیاء۔ حامی روز
کا ساقی روز کوثر ہی خلیفہ ہو سکتا ہے۔ (باقی دارد)

(صابر جونپوری)

عرض بالحروف { خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دینا ضروری ہے۔ بصورت دیگر
عدم تعمیل کی شکایت معاف۔
(مینیجر)

اگر امام الملحدین کتب محولہ بالا کی اصل عبارات نقل کرکے مشکور فرماویں تاکہ سچ جھوٹ کی تمیز ہو سکے۔ ورنہ آریوں کا اعتراض سود ی مذہب پر منصور ہو گا نہ اسلام پر اسلام ایسے الزامات سے بری ہے۔ اہلحدیث کی ایک اور افتراء پردازی ملاحظہ ہو۔ اخبار پرکاش ۱۲ر اپریل میں (بحوالہ اہلحدیث ۱۶ر اپریل) لکھا ہے کہ "شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ کا فتویٰ ہے کہ زناء بھی ایک قسم کا نکاح ہے" بحوالہ کافی۔ معلوم نہیں کہ ثناء اللہ نے معاذ اللہ حضرت علیؑ کو بھی اپنے جیسا مفتی سمجھ رکھا ہے۔ جس نے کہ دادی کو نکاح کا جائز ہونا پوتے کیساتھ روا رکھا ہے۔ یہاں بھی مفتری کذاب علیہ ما علیہ نے افتراء پردازی سے اصل عبارت نقل نہیں کی۔ لکھتا ہے کہ شیعہ کہتے ہیں اور حوالہ فروع کافی کا دیتا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ماجرا ہے۔ جب تک آپ پوری عبارات نقل نہ کریں گے ہم اس وقت تک آیۂ معلومہ آپ کے حق میں تلاوت کرتے رہیں گے۔ مہاشہ پرکاش کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب تک ثناء اللہ اس کا ثبوت بحوالہ کتب شیعہ نہ دے کہ زناء بھی ایک قسم کا نکاح ہوتا ہے۔ تب تک یہ اُن کے حق میں مفید نہیں ہو سکتا۔ مہاشہ صاحب نیوگ اور متعہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ متعہ شوہر دار عورت سے نہیں ہو سکتا ہے اور نیوگ شوہر دار عورت ہی کے لئے ہے ؎

ہوئے نامرد جب مسئلہ نکالا نیوگ کا ان نے ٭ دھرم ویدک کی کیا غافل فضیلت اسکو کہتے ہیں

متعہ ایک قسم کا نکاح ہے۔ جو زناء سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جائز رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کا ارشاد ہے کہ اگر (ہز میجسٹی ڈاکٹر عمر ابن خطابؓ) متعہ کو بند نہ کرتے تو سوائے شقی کوئی کبھی زناء نہ کرتا۔ شاید اس قول کی بنا پر وہابیوں کے پیر و مرشد زنا کو بھی نکاح قرار دیتے ہیں۔ تاکہ حضرت عمر ابن خطابؓ کے سر سے یہ الزام ٹل جائے جو اٹل ہے۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔ فقط

حضرت مولانا اعجاز الملۃ کا تیسرا وعظ

(از قلم جناب سید نذیر حسین صاحب زیدی زاد مجدہٗ گورکھپور)

آج ۲۰ر صیام کو وقت مقررہ پر امام باڑہ شیخپورہ میں اہل اسلام کی آمد شروع ہوئی حضرت مولانا ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے صبح کے زینت دہ ممبر ہوئے۔ آپ نے سورۂ دہر کی ابتدائی آیتوں سے بیان شروع کرکے خلقت و حدوث انسانی کا تذکرہ کرتے ہوئے خلقت انسان کی غرض و غایت بیان فرمائی آپ نے نہایت عام فہم عبارت میں دلیل کے ساتھ اس امر کا ثبوت دیا کہ انسانی امتحان کا ہونا ان چیزوں کی تعلیم پر موقوف تھا۔ جس پر کامیابی امتحان منحصر ہوتی ہے۔ آپ نے یہ بھی دکھایا کہ امتحان دینے والے انسان مادی اور ظلمانی ہیں اور امتحان لینے والا جسم جسمانیات و مکان و جہات سے منزہ ہے پھر انسان خدائی تعلیم سے کیونکر شرفیاب ہوکر امتحان میں کامیاب ہونے کی قابلیت پیدا کرتا۔ لہذا ضرورت مقتضی ہوئی کہ انسان اور خدا کے درمیان ایک ایسی ذات کو وسیلہ ہونا چاہیئے جو اپنی ذات میں کامیاب ہونے کی

قابلیت پیدا کرنا۔ لہٰذا ضرورت مقتضی ہوئی کہ انسان اور خدا کے درمیان ایک ایسی ذات کو وسیلہ ہونا چاہیئے جو اپنی ذات میں دو جنبۂ رکھتا ہو ایک جنبہ نورانی کہ جس کے ذریعہ سے وہ خود علوم حاصل کرے اور دوسرا جنبۂ بشری کہ احکام الٰہی ہمکو بتائے۔ اسی وسیلہ کو ہم نبی کہتے ہیں۔ پھر آپ نے حلول اور اتحاد و وحدت وجود کو باطل کر کے نہایت پُرزور دلیلوں سے خاتم الانبیاء کے وہبی ولدنی پر روشنی ڈال ایہ الذی انزل علیك الکتاب والحکمتہ و علمك ما لم تکن تعلم سے حضور سرور عالم کے علم کا ضروریات انسانی پر محیط ہونا ثابت کر دیا آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حضور صلعم اول مخلوق الٰہی ہیں اول مخلوق کو ہر حیثیت سے اکمل ہونا چاہیئے۔ پھر آپ نے خاتمیت آنحضرت صلعم کو اس خوبی سے ثابت فرمایا کہ قادیانی احباب دم بخود ہو کے رہ گئے۔ آپ کی تینوں دلیلیں جو اس موضوع پر تھیں نوٹ کر لی گئیں آپ نے آیہ ما کان ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین تلاوت کر کے پہلی دلیل کا ماخذ لفظ خاتم کو قرار دیا اور فرمایا خاتم کے حقیقی معنی ما یختم بہ الیسی یعنی خاتمہ ہیں۔ اور معنی مجاز مہر و مصدق ہیں۔ لیکن معنی مجازی کا استعمال اس صورت میں جائز ہوتا ہے کہ معنی حقیقی کا استعمال ممنوع ہو۔ حالانکہ اس آیت میں لفظ خاتم کے حقیقی معنی ممنوع نہیں ہیں پھر معنی مجازی یعنی خاتم بمعنی مہر و مصدق ہرگز مراد نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا حضور سرور عالم کا خاتم انبیاء ہونا ثابت ہوا۔ علاوہ بریں خاتم بمعنی مہر قرآن میں لفظ علی کیساتھ مستعمل ہوا ہے۔ جیسے ختم اللہ علی قلوبہم اور اور مثلاً الیوم نختم علی افواہہم وغیرہ پس اگر آیت میں لفظ خاتم بمعنی مہر ہوتا تو قرآن میں خاتم علی النبیین استعمال کیا جاتا حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ لہٰذا خاتم بمعنی مہر مراد لینا جائز نہیں ہوا اور معنی حقیقی لینا ثابت ہوا مولانا کی دوسری دلیل النبیین سے ماخوذ تھی۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں غور کرو تمام علمائے معنی واصول نے طے کر دیا ہے۔ کہ جمع پر جب الف لام آتا ہے تو اس جمع کی کل افراد کا احاطہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً رب العالمین کے ذریعہ سے تمام عوالم اللہ کی ربوبیت میں گھر گئے۔ پس جب کہ آیہ مذکورہ میں خاتم سے حقیقتاً خاتمہ مراد ہوا تو حضور کی خاتمیت نے کل انبیاء کو خواہ تشریعی ہوں یا غیر صاحب شریعت سب کو گھیر لیا لہٰذا آنجناب تمام انبیاء کے خاتمہ قرار پائے۔ اب بتائیے کہ آنجناب کے بعد کسی شخص کے دعویٰ نبوت کو کیونکر تسلیم کر لیا جائے۔ اس دلیل نے مسلمانوں کے قلوب روشن کر دیئے۔ تمام حاضرین بیتاب ہو کر درود پڑھنے لگے۔ مولانا موصوف کی تیسری دلیل نے قادیانی محلسرائے عالی کی بنیاد متزلزل کر دی۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں غور کرو معیار نبوت یہ ہے۔ کہ شخص منصوص من اللہ نبوت کا دعویٰ کرے اور اپنے دعوے کی تائید میں عند الطلب معجزہ دکھلائے اور نبی کا معصوم ہونا بھی لازم ہے۔ اس طور سے کہ ابتدائے عمر سے آخر زندگی تک اس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ اب ہم جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے ادعائے نبوت کو اس کسوٹی پر کستے ہیں نہ ہمکو صرف دعویٰ ہی دعویٰ معلوم ہوتا ہے اور خلعت معجزہ اور لباس عصمت سے آپ بالکل برہنہ نظر آتے ہیں۔ آپنے باوجود شدید مطالبوں کے کبھی معجزہ نہیں دکھلایا آپ کے الہامات ہمیشہ غلط ہوتے رہے تکل کے غلہ کا اعتبار نہیں ہے۔ یوں تو نجومیوں کی خبریں کبھی کبھی ٹھیک اترتی ہیں۔ جناب مرزا صاحب کی عصمت باطل کرنے کے لئے صرف چند باتیں کافی ہیں اولاً ان کی سوانحعمری کہ آپ اولاً رجسٹری کے صیغہ

میں جہاں سودی وغیرہ دستاویز رجسٹر میں درج کرنی پڑتی ہے ملازم تھے یہ نوکری شرعی لحاظ سے حرام ہے۔ دوسرے آپ نے ترک ملازمت کے بعد مختار کاری کا امتحان دیا گو فیل ہو گئے مگر حق و ناحق کے مقدمے لڑانے کے لئے خصوصًا شرعی عدالتوں میں اقدام نوکر بیٹھے۔ علاوہ بریں آپ نے حضور سرورِ عالم کے علاوہ کل انبیاء سے اپنا افضل ہونا ظاہر فرمایا ہے۔ خصوصًا جناب عیسیٰ کی آپ نے توہین کی ہے۔ قرآن اور اسلام کے برخلاف آپ نے ان کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے۔ علاوہ بریں آپ نے خبر دی تھی کہ میرا نکاح بالائے آسمان محمدی بیگم کے ساتھ پڑھا یا گیا۔ لیکن دنیا میں آخر زندگی تک آپ محروم رہے۔ اور تمنا ساتھ لے گئے لہٰذا ایسا شخص جو معجزہ نہ دکھلائے جھوٹی خبریں اڑائے انبیاء کی توہین کرے خلاف قرآن حضرت عیسیٰ کے لئے باپ تجویز کرے۔ خلاف شریعت عدالتوں میں پیروی کرنے کے مختار کاری کا امتحان دے کیوں کر معصوم ہوسکتا ہے۔ قادیانی جماعت ٹھنڈے دل سے غور کرے فقط

اعلان

جب سے کوئٹہ سے دزداب تک ریلوے لائن میں توسیع ہوگئی ہے۔ اور دزداب سے مشہد مقدس منور تک موٹر اور گاڑی وغیرہ کا راستہ نیا ہو گیا ہے۔ ایران اور ہندوستان سے حجاج اور زائرین کی آمد و رفت میں بہ نسبت سابق بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ ان حضرات کو اثنائے سفر میں چند روز کے لئے کوئٹہ میں قیام کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ان کی نا پذیرائی رہائیش اور بوجہ ناواقفیت مقامی کوئٹہ میں کئی قسم کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے ینگ مسلم شیعہ ایسوسی ایشن کوئٹہ نے حجاج اور زائرین کے واسطے کوئٹہ میں رہائیش و آسائیش کا مناسب انتظام کیا ہے۔ جس میں زائرین و حجاج بلا کرایہ رہائیش فرما سکتے ہیں۔ لہٰذا جو حضرات اس زوار خانہ و راس ایسوسی ایشن کی خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں وہ کوئٹہ پہنچنے سے پیشتر بذریعہ تار یا خط اطلاع ارسال فرماویں۔ یہ زوار خانہ محض متوسط لوگوں کے استعمال کے لئے ہے۔ جو اصحاب کسی بہتر جگہ کے خواہاں ہوں اور کرایہ ادا کر سکتے ہوں وہ مفصل حالات سے اطلاع دیویں۔ تاکہ ان کے لئے خصوصًا کسی بہتر جگہ پر انتظام کیا جاوے پاسپورٹ ہر صورت میں حکام ضلع ہی سے حاصل کر کے سفر پر روانہ ہونا چاہیئے۔ بصورت دیگر کوئٹہ میں آکر خواہ مخواہ انتظار کرنا پڑیگا۔

ایسوسی ایشن مذا زائرین کے متعلق انجمن فیض رضویہ دزداب اور انجمن رضویہ ہندیہ مشہد مقدس کو بھی اطلاع دیا کریگی جس سے زائرین کو بہت مدد ملسکتی ہے۔ اور جو کہ دزداب سے مشہد تک جملہ مناسب انتظام زائرین کی آسائیش کے لئے سرانجام دینگی۔ انجمن فیض رضویہ دزداب اور انجمن رضویہ ہندیہ مشہد مقدس ینگ مسلم شیعہ ایسوسی ایشن کوئٹہ سے ملحق ہیں۔

ہر صورت میں روانگی سے کم از کم دس یوم پیشتر اطلاع دینی چاہیئے۔ جس میں تعداد ہمراہیان

(زکورواناث) بھی تحریر فرماویں۔
مزید حالات سیکرٹری ایسوسی ایشن سے خط وکتابت کرنی چاہیئے۔ فقط والسلام
المشتہر: سیکرٹری ینگ مسلم شیعہ ایسوسی ایشن۔ کوئٹہ (بلوچستان)

مذہب

(از خامۂ جناب صابر علی صاحب صابر جعفری زادمجدہ لاہور)

مذہب عقل کا نام ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو آج دنیا کے مجذوب اور دیوانے جو عقل سے خالی ہیں۔ قوانین مذہب کے پابند نظر آتے۔ مگر ایسا نہیں۔ جو لوگ عقل سے آزاد ہیں۔ وہ قید مذہب سے بھی آزاد ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا کے اکثر پراگندہ دماغ جن کے ہوش وحواس درست نہیں دنیاوی لوازمات میں گرفتار نظر آتے ہیں۔ کھاتے ہیں۔ پیتے ہیں۔ اور جب کوئی دلپسند چیز انکو نظر آتی ہے۔ تو انکے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ مگر مذہب کا ان کو کچھ پتہ نہیں کہ کیا بلا ہے۔

عقل کسوٹی ہے مذہب کے پرکھنے کی۔ مذہب کے جس قانون کو عقل تسلیم کرے وہ سچا اور درست ہے۔ اور جسے اپنے خلاف پائے وہ مذہب کا قانون نہیں بلکہ یونہی کسی مجذوب کی بڑ ہے۔

عقل ایک نعمت عظمےٰ ہے جس کا فرض دنیا کے نیک وبد میں تمیز کرنا ہے۔ اور جن قوانین کے آگے وہ بغیر کسی حیل وحجت کے سر تسلیم خم کردے سمجھ لو۔ کہ وہ کسی بندے کے بنائے ہوئے نہیں۔ بلکہ ان کی موجد وہی ذات یگانہ ہے جس نے عقل کو پیدا کیا۔ اور اسے اتنی عقل دی کہ وہ نیک وبد کا فرق جانچ سکے۔

بس چاہیئے کہ ایسے مجموعۂ قوانین کو انسان پکڑلے۔ اور اس پر کاربند ہو۔ کیونکہ اس میں سراسر سلامتی ہے۔ دین ودنیا کی سلامتی اور یہی سلامت مجموعۂ اسلام ہے۔

مذہب اسلام سراسر عقل ہے۔ اس کا ہر حکم عقل کے مطابق اور ہر فعل عقل کے موافق۔ کوئی بات ایسی نہیں جس پہ عقلمند اعتراض کریں۔ اور دانشمند نکتہ چینی۔ ہاں ناقص العقل خواہ معترض بنیں یا نکتہ چین۔ ایک دفعہ نہیں لاکھ دفعہ۔ وہ بے قصور ہیں۔ کیونکہ اُن میں عقل نہیں اور یہی وجہ ان کی ہرزہ سرائی کی ہے۔

مسلم یا بخاری میں ہے۔ کہ خدا اپنی ٹانگ دوزخ میں ڈالدیگا۔ مگر جب عقل اُسے تسلیم نہیں کرتی تو اسلام کس طرح اس کو صحیح مان جائے۔ اسی طرح کی اور سینکڑوں بے تکی باتیں کتب صحاح ستہ میں پائی جاتی ہیں۔ مگر چونکہ وہ سراسر عقل کے خلاف ہیں اس لئے اسلام انہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور قابل اعتماد نہیں سمجھتا۔

لبا اوقات ملاؤں کو منبر پہ کہتے سنا ہے۔ کہ مسلمانو انیک کام کرو اور بہشت حاصل کرو۔ کیونکہ بہشت ہی ایسا مقام ہے۔ جہاں خدا کا دیدار ہوگا۔

اللہ اکبر یہ مسئلہ کیسا معمہ سربستہ ہے۔ کہ عقل بھی سُن کر حیران وسرگردان ہے۔ ایکطرف تو وادی ایمن

میں لن ترانی کی صدائے ناگوار موسیٰ علیہ السلام کے کانوں میں آرہی ہے۔ اور دوسری طرف ان ملاؤں کی صدائے دیدار ان کو اور ان کے مریدوں کو کپڑوں سے باہر کر رہی ہے۔

بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ ارے عقل کے دشمنو! وہ دیدار کیسا ہوگا۔ کوئی اس کی مثال تو دو۔ اور ہاں اگر وہ دیدار جلوۂ طور کی مثال ہے۔ تو تمہاری خیر نہیں۔ تم اور تمہارا بہشت ہمہ ساز و سامان کے اس کی نذر ہو جائے گا۔

رات دن نمازوں میں سورۂ احد پڑھتے ہو کہ وہ کسی کی نظیر نہیں کسی کی مثال نہیں۔ اور پھر کہتے ہو کہ دیدار ہوگا۔ کچھ ہمیں بھی تو سمجھاؤ کہ جس خدا کا دیدار ہوگا۔ وہ سفید نور کا بنا ہوا ہے یا زرد روشنی کا وہ کوئی دیو فلک جثہ ہے۔ کہ جس کی ایک ٹانگ سے دوزخ کی بھوک اتر جائے گی۔ یا خوب صورت بے ریش لونڈہ ہے جس کے تم دلدادہ ہو رہے ہو۔ خدارا کوئی ایسی اس کی نظیر بتلاؤ۔ کہ اسلام جو عقل پہ مبنی ہے۔ اسے تسلیم کرلے۔

پس جب خداوند تعالیٰ بے مثل و بے مثال ہے۔ نہ اس کا جسم ہے نہ سایہ۔ نہ وہ چشمۂ نور نہ اس کی کوئی مثال۔ پھر اس کا دیدار ہونا کسی طرح بھی ممکن نہیں۔

خیر یہ چند جملے تمثیلیہ تھے۔ جو لکھ دیئے گئے۔ بہر حال نتیجہ ان سے یہی اخذ ہوتا ہے کہ مذہب کے لئے عقل ایک ضروری چیز ہے۔ اس کے بغیر ہم مذہب کی حقیقت و صداقت پر حاوی نہیں ہو سکتے۔ اور جب ہم عقل کے ذریعے کسی مذہب کا انتخاب کریں گے تو یقیناً وہ تمام مذاہب سے زیادہ مکمل و کامل ہوگا۔ اور مذہب کامل ہی دین و دنیا میں ہماری بہبودی و فلاح کا باعث ہو سکتا ہے۔

عقل کی طرح محبت بھی مذہب کا ایک ضروری جزو ہے۔ اور اس کے بغیر مذہب۔ مذہب نہیں۔ بلکہ کسی سنگدل گورنمنٹ کا قانونی ضابطہ۔

جیسا کہ عرض کر چکا ہوں کہ مذہب عقل سے وابستہ ہے۔ دوسرے معنوں میں اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ مذہب انسانی دماغوں تک ہی محدود ہے۔ ہاں اس پر اگر کوئی اعتراض کر بیٹھے کہ تم نے انسانوں کو تو پابند مذہب ٹھیرا دیا۔ اور کیا باقی خدا کی خدائی لامذہب ہے۔ تو جواباً عرض کروں گا کہ کائنات کی ہر چیز مذہب کی زنجیر میں جکڑی ہوئی ہے۔ اور اس مذہب کو ہم محبت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

ارض و سما اسی محبت کی بدولت قیام پذیر ہیں۔ آفتاب و ماہتاب اسی محبت کے عامل ہیں۔ سمندر و کوہسار کی ہستی اسی کے دم سے ہے مختصر یہ کہ موجودات کی روح رواں یہی ہے۔

مشاہدہ کے لئے آپ بہار کے موسم میں کسی گلزار میں تشریف لے جایئے۔ وہاں آپ دیکھیں گے کہ گلاب کا دلفریب پھول کس آن بان سے ہری ٹہنی پہ خاموش بیٹھا ہے۔ آپ کے دل نے ارادہ کیا ہے کہ اسے توڑنا چاہیئے۔ آپ قدم بقدم بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ مگر وہ محبت کا پیرو آپ کے اس ارادہ سے ملول نہیں ہوا۔ بلکہ آپ کی نگاہوں میں زیادہ کھلتا چلا جا رہا ہے۔ آپ اس کے سر پہنچ جاتے ہیں اور توڑ لیتے ہیں۔ اللہ اکبر! مذہب کے پابند ایسے ہی ہوتے ہیں۔ مذہب محبت کے پیرو کو دیکھو۔ سراسر محبت

کا مجسمہ ہوگیا ہے۔ حالانکہ آپ اُس کے دشمن ہیں۔ اور آپ نے اُس کی زندگی ختم کر دی ہے۔ مگر باوجود آپ کی اس ستم رانی کے وہ آپ کے دماغ کو معطر کرتا ہے۔ اپنی بھینی بھینی خوشبو سے آپ کی روح کی کلفت مٹاتا ہے۔

غور کیجئے آپ پہ واضح ہوجائیگا۔ کہ مذہب حقیقی کا رنگ کائنات کی ہر چیز میں پایا جاتا ہے۔ اچھا تو پھول نے یہ رنگ کس مذہب سے پایا؟ اسلام سے۔

اس کی صداقت کے لئے آپ اپنے مولا علی کے منظر شہادت کو تصور میں لائیے۔ بدذات ابن ملجم علیہ امیر المومنین کے خانہ اطہر میں بیٹھا ہے۔ ہائے اس کے ناپاک ہاتھوں نے نخل امامت کے پہلے پھول کو توڑ لیا ہے۔ تیغ زہر آلود سے آپ کے سر مبارک کو سخت زخمی کیا ہے۔ خادم نے ایک پیالہ تشنگی بجھانے کے لئے حضور میں پیش کیا۔ اللہ اکبر! آپ فرماتے ہیں اس پلید ابن ملجم کو دو۔ مجھے اسکے حال پہ رحم آتا ہے۔

یہ ہیں مذہب حقیقی کے پھول۔ اسلام کے پھول۔ اور کائنات کے پھول انہی کے پیرو کار ہیں۔ پھول کیا۔ ہر چیز کی حرکت عین ان کی عقل کے مطابق اور ہر شے کی جنبش ان کے علم کے موافق۔ ان کی نظریں نور کے بے کنار سمندر اور قدرت کی نیرنگیاں ان کی آشنا اور۔ جس طرف نور کی لہریں چاہتی ہیں۔ ان کو لئے پھرتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر چیز ان کے حکم کی منتظر اور ان کے جنبش ابرو کی فرمانبردار معلوم ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہیں تو مہ تاباں کس طرح انگلی کے اشارے سے زمین پر آگیا۔ اور آفتاب درخشاں کیونکر مغرب سے الٹا پھرا۔ جس طرح حقیقت کے آشنا مصحفی نے کہا ہے ؎

جو علیؑ کا حکم نافذ نہ فلک پہ تھا تو پھر کیوں؟
بگہِ غروب آیا نکل آفتاب اولٹا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(از قلم جناب سید زین العابدینؒ صاحب دام مجدہٗ اسسٹنٹ ماسٹر ضلع فرخ آباد)

یا علیؑ انت منی بمنزلت ہارونؑ من موسیٰؑ

(اے علی تیرا تعلق مجھ سے اسی طرح کا ہے۔ جیسا کہ ہارونؑ و موسیٰؑ کا تھا۔)

بعض ناصبی خارجی گروہ بھولے بھالے شیعوں کو یہ کہ کر کہ حدیث منزلت سے آنحضرت صلعم کی مراد صرف محبت علی ظاہر کرنی مقصود تھی نہ کہ خلافت و وزارت و وصایت آنجناب۔ یہ بات ہرگز نہیں اے شیعو یہی حدیث خلافت و وزارت و وصایت جناب امیر علیہ السلام پر دال ہے۔ اس کے ثابت کرنے کے لئے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعلق حضرت ہارونؑ سے کیا تھا۔ آیئے ایک نظر قرآن مجید پر تو ڈالیں۔ دیکھیے حضرت موسیٰ و ہارونؑ کا تعلق یہ ظاہر ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

پیش پروردگار عالم دست بدعا ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ﴿ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ﴿ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿ وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ﴿ هَارُونَ أَخِي ﴿ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ﴿ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ﴿ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿ إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ۔ اس کے بعد آئیے ذرا تلاش کریں کہ آیا جناب رسالتمآب صلعم نے بھی ایسی دعا کی ہے یا نہیں۔ کتب تواریخ واحادیث کے دیکھنے سے صاف نظر آتا ہے کہ جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسی ہی دعا کی ہے۔ جو کہ کتاب ارجح المطالب مصنفہ عبید اللہ صاحب امرت سری سُنی باب اوّل صفحہ ۸۴ میں موجود ہے۔ عبارت کتاب ہذا یہ ہے "ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں اور اس حدیث کی اسناد کو ابن عباسؓ تک پہنچاتے ہیں۔ کہ ایکدفعہ ابن عباسؓ چاہ زمزم کے کنارے پر بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کی حدیثیں بیان کر رہے تھے۔ کہ اسی اثنا میں ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا۔ ابن عباسؓ نے احادیث کے بیان میں توقف کیا وہ شخص حضرتؐ کی حدیث بیان کرنے لگا۔ ابن عباسؓ کہنے لگے اے شخص میں تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں سچ بتا تو کون ہے۔ اُس نے اپنا چہرہ کھولدیا اور کہا اے لوگو جس نے مجھے پہچانا ہوا اور جسنے نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ میں ابوذر غفاریؓ ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم سے ان دونوں کانوں کیساتھ سُنا ہے ورنہ یہ دونوں بہرے ہوجائیں۔ اور ان دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ورنہ یہ دونوں اندھی ہوجائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم علی کی شان میں فرماتے ہیں۔ وہ نیک کاروں کا پیشوا ہے اور بدکاروں کا قاتل ہے۔ فتحمند ہوا وہ شخص کہ جس نے اس کی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ جس نے اس کو چھوڑا ایک روز میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کیساتھ مسجد میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک سائل نے مسجد میں سوال کیا۔ کسی نے اسے کچھ نہ دیا۔ سائل نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہا اے خدا گواہ رہو میں نے تیرے رسُول کی مسجد میں سوال کیا تھا۔ مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا۔ جناب امیر علیہ السلام رکوع میں تھے سائل کو داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا اس میں نقش دار انگوٹھی پڑی تھی۔ سائل نے انگوٹھی ان کی انگلی سے اتار لی یہ تمام ماجرا حضرت صلعم دیکھ رہے تھے۔ جب حضرت صلعم نماز سے فارغ ہوئے آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی جانب اُٹھا کر کہا الٰہی میرے بھائی موسیٰؑ نے تجھ سے استدعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار میرے سینے کو کھولدے اور میرے کام کو آسان کر میری زبان کی گرہ کو کھولڈال تاکہ میری بات کو لوگ سمجھ سکیں اور میرے گھر کے لوگوں میں سے میرے بھائی ہارونؑ کو میرا وزیر بنا اور اس کی وجہ سے میری پُشت کو قوی کر اور اس کو میرے کام میں شریک۔ بس اے میرے پروردگار تو نے اپنا بولتا ہوا قرآن اس پر نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کی وجہ سے تیرے بازو کو قوی کرینگے اور تم دونوں کو غالب بنائیں گے اور وہ لوگ ہماری نشانیوں کی وجہ سے تکلیف نہ دے سکینگے۔ الٰہی میں محمدؐ تیرا نبی اور تیرا برگزیدہ ہوں پس میرے بھی سینے کو کھول اور میرے کام کو آسان کر اور میرے گھر والوں میں سے علی کو میرا وزیر بنا اور اس کی وجہ سے میری پُشت قوی کر،

اب بعض نادان یہ کہیں گے کہ کیا معلوم جناب رسالتمآب صلعم کی دعا مقبول بارگاہ ایزدی ہوئی یا نہیں۔ اس کے لئے ہم قرآن مجید سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ یہ دُعا آپ کی سرحد قبول کو پہنچ گئی۔ آیئے ذرا تیسویں پارہ کی سیر کریں۔ دیکھو دیکھو یہاں پر یہ کیا چیز لکھی دکھائی دیتی ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الم نشرح لک صدرک ۝ ووضعنا عنک وزرک ۝ الذی انقض ظھرک ۝ ورفعنا لک ذکرک ۝ فان مع العسر یسرا ۝ فاذا فرغت فانصب ۝ والی ربک فارغب ۝ کیوں جناب دیکھ لیا کہ رب العزت خود فرما رہا ہے۔ کہ اے رسُول تم نے جو دعا مانگی تھی کہ میرے سینے کو کھولدے اور میرے بوجھ میں میرے بھائی علی کو میرا شریک کر تو کیا میں نے تمہارے سینے کو نہیں کھولدیا اور تمہارے پیٹھ پر سے وہ بوجھ نہیں اٹھا لیا جو تمہارے پیٹھ توڑے ڈالتا تھا۔ اور کیا ہم نے تمہارے بیان کو بلند نہیں کیا۔ اے رسُول ہمارے ضرور سختی کے بعد آسانی ہوا کرتی ہے۔ پس اے نبی جب تم دین کی ضروری باتوں کی پہنچانے سے فارغ ہو جاؤ تو جناب امیر علیہ السلام کو بالاعلان اپنا جانشین مقرر کردو اور ہماری طرف رجوع کردو۔

اس سے ثابت ہوا کہ جناب باری نے حضرت علی علیہ السلام کو جناب رسُول خدا صلعم کا وزیر مقرر کردیا تھا۔ لیکن یہ بات ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے اب حکم ہوتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام بالاعلان خلیفہ بنا دیئے جائیں۔ اس حکم کے پہنچنے پر جناب رسالتمآب صلعم اس فکر میں رہنے لگے کہ کسی اچھے موقع سے اس کا اعلان کردیا جائے۔ لیکن آپ کو اس بات کے ظاہر کرنے سے یہ خوف بھی تھا کہ مُبادا منافق میرے اور علی کے درپئے آزار نہ ہو جائیں۔ اس لئے اسی پس وپیش میں اس حکم کے تعمیل میں دیر ہوئی۔ اور حجۃ الوداع کا وقت بھی نکل گیا۔ اور وہاں سے بھی آپ واپس ہوگئے لیکن ایسا کوئی موقع نہ ملا جس میں آپ خلافت علیؑ کا اعلان فرماتے۔ جب حکم ایزدی میں دیر ہوئی اور سوچ وبچار میں عمدہ عمدہ مواقع نکل جاتے تھے تو اس پر جناب رسالتمآب صلعم پر ایک تاکیدی حکم نازل فرمایا کہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ یعنے اے رسُول اس حکم کو جو کہ تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچادو اور اگر تم نے اس حکم کو نہ پہنچایا۔ تو گویا اپنی رسالت کوئی کام ہی نہ کیا۔ اور اگر تم کو لوگوں کا ڈر ہے تو پروردگار عالم لوگوں کے شر سے تمہیں بچالیگا۔

(باقی دارد)

التماس دُعا

قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور میں مرض طاعون کی اس قدر کثرت ہے کہ تمام لوگ تباہ و برباد ہوگئے ناظرین الحافظ سے واسطہ جناب سرور کائنات کا دیگر التماس ہے کہ بعد نماز خلوص دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالٰی اس مرض کو دفع فرما کر ہم جملہ اہل قصبہ کو چین وآرام دے۔ آمین۔ اگر یہ بیماری بطفیل شہداء کربلاء دفع ہوتو میں دو خریدار عنداللہ الحافظ کو دُوں۔

احقر:۔ قاضی زاہد حسین از قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور

کلام خدا

(خاص الحافظ لاہور کے لئے)

از رشحات قلم جناب آغا السید محمد زکی صاحب قزلباش کربلائی وکیل دام مجدہٗ رامپور

ظاہر ہے کہ آجکل اسلام کا دائرہ کسقدر وسیع ہوگیا ہے اور عالم مین کسقدر مختلف فرقے اسلام کے ہوگئے ہیں۔ ہمیں اسوقت یہ بحث کرنا نہیں ہے۔ کہ کون فرقہ حق پر ہے اور کون ناحق پر۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اسلام کے کل فرقوں میں سے ایک اور صرف ایک ناجی ہے۔ باقی سب کے سب ناری اور ایسا ہی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ہمکو جو کچھ لکھنا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس قدر اسلامی فرقے اس وقت موجود ہیں وہ اپنے حق پر ہونے کے دلائل اسی ایک قرآن مجید سے لاتے ہیں۔ جسپر سب کا ایمان ہے۔ اور جس کو کل فرق اسلامی خدائی کتاب تسلیم کئے ہوئے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا کلام خدا کے معانی ومطالب کے سمجھنے اور بیان کرنے کا ہر شخص مدعی ہوسکتا ہے یا نہیں؟ ہمیں اس کے متعلق تاریخی واقعات یہ تبلاتے ہیں کہ عرب اور تعلیمیافتہ عرب جن کی مادری زبان عربی تھی۔ قرآن مجید کے مطالب تو کیا ارشادات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مفہوم سمجھنے میں کھلی غلطی کرتے تھے۔ چنانچہ تقسیم غنیمت حنین کا واقعہ جو ۸ھ کا واقعہ ہے میرے اس قول کا موید ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اشراف قریش کو سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی عطا فرمائی اور بعض کو دو سو اونٹ اور بعض غیر قریش کو سو اونٹ اور بعض کو پچاس پچاس اونٹ عطا فرمائے۔ عباس ابن مرداس شاعر کو سو اونٹ سے کم ملے (بروایت حبیب السیر وروضۃ الاحباب چار اونٹ ملے تھے) وہ اس سے ناراض ہوا اور آنحضرت کی ہجو میں شعر لکھے۔ آنحضرت کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ اسے یہاں سے لیجاؤ اور اس کی "زبان قطع" کرو۔ امیرونگ کہتا ہے کہ (حضرت) عمر جو ہمیشہ غضب کے کاموں کے واسطے تیار رہتے تھے وہیں اس کی زبان کاٹنے کو تیار ہوگئے۔ لیکن جو لوگ حضرت کے منشاء کو سمجھنے والے تھے عباس کو جو کانپ رہا تھا شارع عام پر لے گئے جہاں لڑائی کے پکڑے ہوئے جانور کھڑے تھے۔ (یہ منشاء سمجھنے والے علیؑ تھے۔ جیساکہ حبیب السیر وروضۃ الاحباب میں لکھا ہے کہ آنحضرت کے حکم سے علیؑ عباس شاعر کو اس مقام پر لیگئے جہاں لڑائی کے پکڑے ہوئے جانور تھے۔) اور اس سے کہا کہ ان میں سے جون سے چاہے پسند کرلے۔ عباس جو اپنے دل میں جانتا تھا کہ اب زبان کٹے گی خوش ہوکر بولا کیا اس طرح رسول اللہ نے میری زبان قطع کرنے اور منہ بند کرنے کو ارشاد کیا تھا۔ بس میں اپنے ہی حصہ پر راضی ہوں۔"

واقعہ بالا سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آنحضرتؐ کے ارشاد "زبان قطع کرو" کا مفہوم نہ تو حضرت عمر سمجھے اور نہ خود عباس شاعر۔ حالانکہ یہ دونوں صاحب معمولی قابلیت کے شخص نہ تھے۔ حضرت عمر کی قابلیت تو مسلم کہ آخر کو خلیفہ وقت بھی ہوئے۔ لیکن جس وقت کا یہ واقعہ ہے وہ ۸ھ تھا اور حضرت عمر اسلام لائے ۶ بعثت میں۔ ۱۳ بعثت مطابق ۱ھ تھا۔ اور اسلام لانے کے وقت حضرت عمر کی عمر ۳۳ سال کی تھی۔ اس حساب سے

۱۶۔۱۷ سال تک آنحضرت کی خدمت میں برابر حاضری کا شرف بھی ملتا رہا اور اُن کے کلام سے مستفیض و مستفید ہوتے رہے اور عباس شاعر کے واقعہ کے وقت ۵۰ سال کی عمر بھی قریباً تھی۔ نیز حضرت عمر اعلیٰ درجہ کے سخن فہم و سخن سنج بھی تھے کہ شعراء عرب کا کلام ازبر رہتا تھا۔ اور مناسب وقت برزبان مبارک سے ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ علامہ امام شیخ شہاب الدین احمد الشہبی نے اپنی کتاب مستطرف کے باب ۷۹ میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ "اللہ تعالیٰ نے خمر کے بارہ میں تین آیتیں نازل کی ہیں۔ اول يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ الخ (لوگ تجھ سے شراب اور میسر کی بابتہ پوچھتے ہیں۔ پس کہدے اے محمدؐ کہ ان دونوں میں گناہ بڑا ہے اور منافع ہیں واسطے آدمیوں کے) پس اس آیت کے بعد بعض نے شراب ترک کردی اور بعض پیتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے شراب پیکر نماز پڑھی تو ہذیان لکا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ الخ (اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نشہ کی حالتیں نماز نہ پڑھو جب تک تم کو یہ معلوم نہ ہو کہ کیا کہ رہتے ہو) پس بعض مسلمان پھر بھی پیتے رہے۔ اور بعض نے ترک کردی۔ یہاں تک کہ حضرت عمر نے شراب پی کر ایک اونٹ کے جبڑے کی ہڈی لیکر عبدالرحمن ابن عوف کا سر پھوڑ ڈالا۔ پھر بیٹھکر مقتولین بدر کے نوحہ میں اسود بن یعفر کے یہ شعر پڑھکر رونے لگے۔

(۱) وکان بالقلیب قلیب بدر ❊ من الفتیان والعرب الکرام (۳) العجزان یرد الموت عنی ❊ وینشرنی اذا بلیت عظامی

(۲) الیوعدنی ابن کبشۃ ان سنحیا ❊ وکیف حیاۃ اصداء وہام (۴) الامن مبلغ الرحمٰن عنی ❊ بانی تارک شہر الصیام

(۵) فقل للّٰہ یمنعنی شرابی ❊ وقل للّٰہ یمنعنی طعامی۔

(ترجمہ) ا۔قلیب بدر میں جو کہ بدر میں قلیب نامی کنواں ہے عزت والے جوانان عرب پڑے ہیں (۲) ابن کبشہ (محمدؐ) ہمکو کیا ڈراتا ہے۔ کہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے بھلا جب آدمی اُلو ہوگیا تو پھر زندہ ہونا کیسا۔ (یہ کفار کا عقیدہ تھا کہ بعد موت انسان اُلو ہو جاتا ہے) (۳) کیا وہ اس سے عاجز ہے کہ ہماری موت کو ہم سے روکے اور پھر قادر ہے کہ جب ہڈیاں گل جائیں تو زندہ کرے (۴) ہے کوئی ایسا جو خدا کو ہمارا پیغام پہنچا دے کہ ہم ماہ رمضان کے روزے نہیں رکھتے (۵) اور کہدے اللہ سے کہ وہ ہماری شراب کو روکدے اور کہدے خدا سے کہ وہ ہمارا کھانا بند کردے "

یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی تو غصہ میں بھرے ہوئے باہر نکلے اور حضرت کی ردا گھسٹتی جاتی تھی۔ پس ایک چیز اٹھاکر جو حضرت کے ہاتھ میں تھی۔ اس سے حضرت عمر کو مارا۔ پس کہا عمر نے میں پناہ مانگتا ہوں غضب خدا اور غضب رسول خدا سے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ الخ (شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے آپس میں دشمنی اور بغض ڈلوادے اور تمکو یاد الٰہی سے اور نماز سے باز رکھے تو کیا اس اطلاع پانے پر بھی تم باز نہ آؤ گے " دیکھو کتاب مستطرف جلد دوم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۱۵

"رسوم جاہلیت"، مؤلفہ مولوی نجم الدین سیوہاری کے صفحہ ۱۳ میں اشعار نوحہ بالا دوسرے الفاظ سے درج ہیں نیز اُس میں مصنف نوحہ کا نام شداد بن اسود بن عبدالشمس بن مالک ہے۔ اسود بن یعفر نہیں۔ بہرحال اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ کلام و محاورات عرب حضرت عمر بے تکلف سمجھتے تھے اور آنحضرت کی خدمت مبارک میں یاری کا شرف بھی بقول مسلمانان ہند حاصل تھا۔

(باقی آئندہ)

الحافظ میں اجرتِ اشتہارات

مقدار	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ایکبار
پورا صفحہ	للعہ ۱۴	۸ے؍	صہ ۵؍	عہ؍
نصف صفحہ	عہ ۱۰؍	۶ے؍	للعہ ۴؍	عہ ۳؍
چوتھائی صفحہ	صہ ۵؍	۳ے؍	عہ ۲؍	عہ ۱؍

دستگیر نامی کے بہتوکی کذب بیانی اور شیعوں پر بہتان عظیم

نہایت افسوس ہے کہ طرح طرح کی بیہودہ باتیں لکھ کر پبلک کو مغالطہ دیا جاتا ہے اور آئیں بائیں۔ شائیں کرکے اخبار کے مفید کالموں کو سیاہ کیا جاتا ہے۔ پبلک خود اندازہ کرے کہ بات تو صرف حفظِ قرآن کی ہے لیکن ذاتیات کو درمیان میں لاکر کسی جگہ جناب قبلہ وکعبہ علامہ حائری صاحب مدظلہٗ کی ذات پر حملہ کیا جاتا ہے۔ اور کسی جگہ خاکسار کو کوسا جاتا ہے۔ اگر کوئی خواجہ یا خوجہ اشتہار باز سنہری اور روپہلی مصلحتوں کی وجہ سے ہماری ان قربۃ الی اللہ دینی خدمات سے منحرف ہو جائے تو وہ گنتی شمار میں نہیں آسکتا اور نہ ہی وہ قابل التفات ہے۔ کیونکہ پنجاب، وہندوستان کی معتمد جماعت آل انڈیا شیعہ کانفرنس و دیگر شیعی انجمنوں نے ہماری سوسائٹی کو نمائندہ تسلیم کیا ہوا ہے جس کا ثبوت مناسب موقع پر عام پبلک میں پیش کیا جائیگا۔ ہم اب بھی کہتے ہیں اور آئندہ بھی کہینگے کہ ہم اپنے اہتمام سے شیعہ حفاظ کے انعقاد جلسہ کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ بشرطیکہ امتحان لینے والا اپنی نمائندگی کو ظاہر کرے تاکہ ہمیشہ کے لئے معاملہ صاف ہو جائے۔ اگر ۲۲ اپریل کے معرکۃ الآراء جلسہ میں کوئی شخص نمائندہ ہو کر شیعہ حافظ صاحب کا امتحان لینے کی غرض سے سامنے آجاتا تو آج اس جھگڑے کی نوبت نہ آتی۔ اس وقت دستگیر نامی کہاں تھا۔ کیوں عمداً چھپ رہا اور تقیہ کیا۔ کس لئے سامنے آنیکی جرأت نہ کی ۲۲ اپریل کے جلسہ کا تجربہ ہمیں حاصل ہو چکا ہے۔ اس لئے ہم مجبور ہیں کہ کوئی شخص حق نمائندگی حاصل کرکے میدان میں آنیکی جرأت کرے ہم ہر وقت تیار ہیں۔ ورنہ ہم نے ایک عظیم الشان جلسہ ہر صورت میں کرنا ہی ہے۔ جس میں قاریان قرآن اور حافظان فرقان موجود ہونگے۔ اور اپنے شیریں کلام سے عام پبلک کو مستفیض فرمائیں گے اس لئے آپ کی تحریک اور سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔ (حکیم شیخ بہادر حسینؔ)

تقریظات

رسالہ مسیح موعود یہ دو جز کا رسالہ ہے جسمیں مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام کا قرآن وحدیث سے مدلل ثبوت اور مرزائیوں کے مایۂ ناز مسئلہ وفات مسیحؑ کی مکمل تردید اور متعلقہ تمام اعتراضوں کا مفصل فیصلہ قابلدید تازہ افادات حضرت علامہ حائری صاحب قبلہ دام ظلہٗ سے ہے۔ کتابت وطباعت اور کاغذ بھی نہایت اعلیٰ لگایا گیا ہے۔ قیمت صرف ۲۰/

رسالہ مہدی موعود اس رسالہ میں وجود و ولادت حضرت امام غائب کا ثبوت اکابر آئمہ اہلسنت کی کتابوں سے دیا گیا ہے۔ آپ کی غیبت کے متعلق ناقابل تردید دلائل قاہرہ سے بحث کی گئی ہے اور ظہور حضرت کی علامتوں میں خصوصیت سے حدیث کسوفین پر مفصل بحث اور عقائد باطلہ مہدی کذاب کا نقشہ نہایت مدلل سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ دام برکاتہم کے افادات جدیدہ سے ہے۔ یہ دونوں رسالے ہر مومن کے پاس موجود ہونے چاہئیں ان دونوں رسالوں نے مرزائیوں کے مذہب کی بنیادیں متزلزل کر دی ہیں۔ طباعت و کاغذ بھی اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت صرف ۲/ محصولڈاک علاوہ۔ کربلائی شیخ غلام علی صاحب مینجر خواجہ بک ایجنسی موچی دروازہ لاہور سے فوراً طلب کر کے محظوظ ہو جیئے۔

جلوۂ معصوم اور صبح لطیف یہ دو قصیدے ہیں جن کو فخر الشعراء جناب مرزا تجمل حسین صاحب نجم آفندی اکبرآبادی دام مجدہٗ نے تہنیت ولادت مولود حرم امیرالمومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب علیہ السلام میں تصنیف فرمایا ہے۔ مصنف ممدوح نے قصیدہ گوئی کی صنف میں ایک جدید شاہراہ بنا کر دنیائے ادب میں ہلچل ڈال دی ہے۔ دونوں رسالے قابل دید تحفہ ہیں۔ مینجر صاحب تسنیم بک ڈپو غازی آباد ضلع میرٹھ سے طلب فرمائیں۔

بت شکن تعزیہ یوں تو ثبوت تعزیہ داری اور مخالفین کے اعتراضوں کے جواب میں بفضلہ تعالیٰ شیعہ اہل قلم کی طرف سے بکثرت رسائل شائع ہو رہے ہیں مگر ماشاء اللہ رسالہ "بت شکن تعزیہ" مؤلفہ مولوی سید وصی صاحب شوق بلگرامی زید فضلہ ان میں بہترین اضافہ ہے جس کا استدلال قابل دید و لائق داد ہے۔ اس کی دو سو کاپی وقف کی گئی ہے ۱/ کا ٹکٹ بھیج کر جناب حاجی مولوی غلام علی صاحب اخبار راہ نجات بھاونگر۔ ضلع کاٹھیاوار۔ انگریزی میں پتہ لکھکر مفت طلب کریں۔

ناظرین الحافظ خدا حافظ

مؤدبانہ گذارش ہے کہ خاکسار سے جہاں تک ممکن ہو سکا مذہبی اور قومی خدمتیں حصہ لیا۔ اس عرصہ میں میرا مطب اور کارخانہ دواسازی و دیگر امورات خانگی میں میری عدیم الفرصتی اور عدم التفات کیوجہ سے نظام عمل قائم نہ رہ سکا۔ اسلئے میں مجبور ہو کر جناب مولانا ثم قبلہ و کعبہ صدر الشریعۃ علامہ حائری مدظلہم العالی کی خدمت میں اپنے مشاغل ذاتیہ کو پیش کر کے سبکدوشی کا خیال ہوا۔ آنجناب نے بکمال محبت اور توجہات خاصہ سے جو مجھ پر قدیم سے مبذول ہیں انکار کر دیا۔ آخر جب میں نے اپنی مجبوریوں کو ذہن نشین کیا تو قبلہ و کعبہ نے بمشکل تمام میری گذارش کو منظور فرما لیا۔ اسلئے میرے مکرم و محترم منشی محمد عبد اللہ صاحب رسالہ الحافظ کو ایڈٹ کیا کرینگے اور شعبہ مدرسۃ الحفاظ کے کام کو آئندہ جناب آغا السید حسین صاحب رضوی آنریری سیکرٹری پنجاب شیعہ مشن انجام دینگے۔ مجھے امید قوی ہے کہ صاحبان مذکور الصدر اپنے فرائض اور ذمہ واریوں کو باحسن الوجوہ انجام دے سکیں گے۔ اس پر بھی جہانتک مجھ سے ممکن ہو سکا الحافظ میں ہمیشہ اپنی قلمی و دیگر عملی خدمات بیش از بیش کرتا رہوں گا اور شعبہ مدرسۃ الحفاظ کے کام کو بھی انجام دیتا رہونگا۔ والسلام مع الاکرام

اب تو جاتے ہیں میکدہ سے امیر ؟ پھر ملینگے اگر خدا لایا۔

خاکسار اقل الانام حکیم شیخ بہادر حسین موچی دروازہ لاہور ۱۱ مئی ۱۹۲۶ء

ناظرین الحافظ سلام علیکم و علی من لدیکم و حضر بین یدیکم

قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

ہیچمدان با وجود اپنی بے بضاعتی و کم مائیگی کے الاعرف فوق الادب پر تعمیل کرتے ہوئے میدان صحافت میں قدم زن ہوتا ہے۔ صرف اس امید پر کہ اگر ناظرین لغزش پائیں تو براہ کرم اغماض فرماتے ہوئے میری حوصلہ افزائی کرینگے۔ تاکہ خدمت قوم وملت کے میں قابل ہوسکوں ۔ ورنہ من آنم کہ من دانم ۔

خاکسار ایم ایم عبداللہ لاہور اندرون موچیدروازہ کوچہ قاضیخانہ

اعلان ماتم

[illegible]

شیعہ صاحبان سے خاص رعایت

غیروں کیواسطے نہیں ہے

جس طرح ہم نے آپ سے ہمدردی کی ہے آپ کا بھی فرض ہے کہ ہماری امداد کریں اشتہار میں جو گھڑیاں ہیں یہ پاس شدہ بہت مدت چلنے والی ہیں۔

ویسٹ اینڈ کوٹن اینی ۳۲ موٹا شیشہ .... ۷ روپے ۱۲ آنے۔

پاکٹ انڈکس موٹا شیشہ .... ۵ روپے ۱۲ آنے۔

اسی قسم کی بہت عمدہ چلنے والی ۱۵ جیول موٹا شیشہ ...... ۱۰ روپے

رسٹ واچ رولڈ گولڈ کیس ۱۰ سال گارنٹی ریڈیم ڈائل موٹا شیشہ بہت عمدہ چلنے والی۔ تعریف کے قابل ہے ۱۴ روپے ۱۲

آٹھ دن چابی کی پاکٹ واچ رولڈ گولڈ کیس فینسی ڈائل ۷ روپے ۸ آنے

بہت عمدہ قسم ڈائس و ہندسے و کیس پھولدار رولڈ گولڈ کیس بہت خوبصورت ۸ روپے ۸

ٹائم پیس جرمنی الارم عمدہ قسم ...... ۳ روپے ۱۲ روپانچ روپیہ

اور زیادہ قیمت والے بھی موجود ہیں ٹائم پیس کے آرڈر کے ہمراہ ۸ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

حسینیہ واچ کمپنی ڈیرہ اسمٰعیل خان

چند عجیب و غریب اشیاء

جیبی سگریٹ مشین

ایک گھنٹہ میں ۲۰۰۰ سگریٹ تیار کرتی ہے۔ ترکیب نہایت سہل ہے۔ تمام کی تمام گلٹ کی ہوئی ہے۔ نہایت ہی مختصر اور چھوٹی سی مشین ہے۔ سفر کے لئے نہایت ہی مفید چیز ہے۔ کیونکہ یہ کوٹ کی جیب میں بھی رکھی جاسکتی ہے۔ قیمت فی مشین صرف چار روپیہ۔ ڈاک خرچ علاوہ۔

آگ جلانے کی مشین

اس مشین سے کئی کام لئے جاسکتے ہیں۔ مثلاً بلا مدد دیا سلائی آگ جلانا۔ سگریٹ جلانا وغیرہ وغیرہ قیمت فی مشین صرف عہ علاوہ خرچ ڈاک۔

جیبی چھاپہ خانہ یا مہر گھر

یہ انگریزی کا جیبی چھاپہ خانہ قابل تعریف ہے جس سے لفافہ۔ ملاقاتی کارڈ اور ہر میں جو دل چاہے چھاپ سکتے ہیں۔ قابل خرید ہے۔ قیمت فی چھاپا خانہ صرف دو روپیہ علاوہ خرچ ڈاک۔

ہینڈ کیمرہ

یہ کیمرہ خاص طور پر جرمنی سے تیار کروایا گیا ہے۔ عورت۔ مرد۔ جانور۔ درخت۔ مکان۔ گرجا۔ مسجد مندر اور ریل وغیرہ چلتے پھرتے اور بیٹھتے ہوئے کی خوبصورت اور دلپسند فوٹو اتارنے کے لئے کم از کم ایک بار ضرور منگائیں۔ قیمت چھوٹا سائز پانچ ۵ روپیہ بڑا سائز صرف دس روپیہ علاوہ خرچ ڈاک۔

کشیدہ کاڑھنے کی مشین

لڑکیاں اس سے کرسیوں کی گدیاں۔ سرہانوں کے غلاف۔ غالیچے۔ شال۔ چادریں۔ دوپٹے سوٹ وغیرہ وغیرہ غرضیکہ کئی قسم کے گرم۔ سرد اور ریشمی کپڑوں پر اون سوت اور ریشم سے ہر قسم کے پھول اور گلکاریاں بنا سکتی ہیں۔ ترکیب نہایت آسان ہے۔ غریب لڑکیوں کے لئے روزگار اور امیروں کے لئے ایک اعلیٰ تحفہ ہے۔ قیمت فی مشین صرف چار روپیہ علاوہ خرچ ڈاک۔

منیجر۔ ڈی کماس اینڈ کمپنی۔ پوسٹ بکس نمبر ۹۹ لاہور

لاہور پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام فیروز الدین پرنٹر چھپا کر ایم ایم عبداللہ ۔۔ پبلشر نے دفتر الحافظ کوچہ قاضیان اندرون لاہور سے شائع کیا